प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT

تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM
(Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:07 / Issue : 324 Wednesday 20th November 2024 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۳۲۴ مورخہ ۲۰ نومبر ۲۰۲۴ء، بروز بدھ، ۱۷ جمادی الاول ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲ روپے صفحات:۴

TAMIR E-SIASAT

www.tameerurdudaily.com

दैनिक तामीर, बीड

اداریہ

الیکشن نہیں، ووٹروں کا امتحان

ہر الیکشن ووٹروں کی سوجھ بوجھ کا امتحان ہوتا ہے۔ کبھی تو رائے دہندگان اس امتحان میں اعلیٰ نشانات سے کامیاب ہوتے ہیں مگر کبھی اُنہیں پاسنگ مارکس بھی نہیں ملتے۔ عموماً، رائے دہندگان اُس وقت کوئی غلطی نہیں کرتے جب اُن کے سامنے صاف اور واضح متبادل ہو۔ اس کے برخلاف، اُن سے غلطی تب سرزد ہوتی ہے جب انتخابی میدان میں اُمیدواروں کا غول کا غول موجود ہو اور متبادل خود ہی کئی متبادلات میں بٹا ہوا ہو۔ ایسے میں ووٹر تذبذب کا شکار ہوجاتا ہے کہ بقول شکیل بدایونی:

مَیں اِدھر جاؤں یا اُدھر جاؤں
بڑی مشکل میں ہوں اَب کدھر جاؤں

اِس تذبذب اور کشمکش ہی میں دھوکہ ہے۔ جب اس کا علم ہوا اور سابقہ تجربات سے اس علم میں اضافہ ہوا ہو تو دھوکے سے بچنے کی حکمت عملی پہلے سے تیار رہنی چاہئے۔ ووٹر کو طے کرنا چاہئے کہ کہاں اُس کا ووٹ ضائع ہوگا اور کہاں نہیں ہوگا۔ جس اُمیدوار کے تعلق سے محسوس ہو کہ اس کو پسند کرنے والوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے اور اس کے کھاتے میں جاکر ووٹ ضائع نہیں ہوگا بلکہ شاندار کامیابی کی راہ ہموار کرے گا تو اُس کی دل کھول کر تائید وحمایت کرنی چاہئے بشرطیکہ جس اُمیدوار کی تائید و حمایت کا ذہن بنے وہ بحیثیت مجموعی پسندیدہ (عوامی مقبولیت کا حامل) ہو، اپنے افکار وخیالات میں شفاف اور غیر متعصب ہو، کسی فرقے سے کد نہ رکھتا ہو، جیت جانے پر نمائندگی کا حق ادا کرسکتا ہو، مشکل وقت میں کام آئے، انصاف اور حق پسندی جیسی خوبیاں اُس کی شخصیت سے جھلکتی ہوں، خدمتِ خلق پر اُس کا پختہ یقین ہو اور جس سے پارٹیاں بدلنے یا ''خرید لئے جانے'' کا خطرہ نہ ہو۔ ہمارے خیال میں دو اہم تدابیر ہیں جنہیں اپنا کر رائے دہندگان انتخابی نتائج پر اپنا نقش قائم کرسکتے ہیں۔ اول: پولنگ اتنی ہو کہ مستقبل میں اس کی مثال دی جائے۔ یہ اس طرح ممکن ہوسکتا ہے کہ ایک ایک ووٹر ووٹ دے۔ رضا کاروں کی ٹیم محلے کے ہر مکان پر صبح صبح دستک دے۔ جو کام پر جارہا ہے اُسے منائے۔ جو کسی اور ضرورت کے تحت مگر اس ارادہ سے نکلا ہے کہ جلدی آکر ووٹ دیگا، اُسے سمجھائے کہ پہلے ووٹ دے پھر کہیں بھی جائے اور جو سیاسی بیزاری کا شکار ہو اُسے بیداری کی اہمیت سے واقف کرائے۔ رضا کاروں میں خواتین بھی ہوں جو ایک دن یا دو دِن پہلے گھریلو اور ملازمت پیشہ خواتین کو اول وقت میں ووٹ دینے کیلئے راضی کرلیں۔ دوپہر ڈھلنے سے پہلے پہلے محلے کے دو تہائی سے زیادہ ووٹر اپنا ووٹ مشینوں میں بند کردیں تو آپ کا حلقہ یا محلہ تاریخ رقم کرنے کے قریب پہنچ جائیگا۔ یاد رہے کہ خواتین کی ووٹنگ کم ہوتی ہے۔ اُسے بڑھانے کی ہر ممکن کوشش ہو۔ دوئم: رائے دہندگان خوب غور وخوض اور باہمی میٹنگوں کے ذریعہ ذہن بنالیں کہ کس کو ووٹ دینا ہے۔ پھر سب مل کر اُسی اُمیدوار کو ووٹ دیں بالخصوص اُن حلقوں میں جہاں پارٹیوں نے مقابلے کو تماشا بنادیا ہے اور عوامی رائے بُری طرح منقسم نظر آرہی ہے۔ کئی حلقوں میں سیکولر اُمیدواروں میں بھی اتنی ٹھنی ہوئی ہے کہ ایسا لگتا ہے سب کسی مخالف اُمیدوار کو کامیابی کا تحفہ دینے کیلئے بے قرار ہیں۔ ووٹ بٹنے دینا ایسا ہے جیسے کوئی دیوانہ اپنی کسی قیمتی دستاویز کو پرزہ پرزہ کرکے ہوا میں اُچھال دے۔ یاد رہے کہ اگر سیاسی پارٹیوں نے الیکشن کو کثیر جہتی بنادیا ہے تو اس کا مؤثر ترین جواب یک جہتی ہے۔ ایک جہت یعنی کسی ایک اُمیدوار کو متفقہ اُمیدوار کے طور پر ماننا اور اُسے اکثریتی ووٹوں سے نواز دینا۔ یہی دانشمندی ہے۔

(ماخوذ)

مہاراشٹرا سمبلی انتخاب: ریوڑیوں اور دولت کی طاقت سے عوام کی ناراضگی ختم نہیں ہوگی

...نوین کمار

یہ لوگ اتنا پیسہ کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟ مہاراشٹر میں ایک ٹی وی ناظر کا ردعمل کچھ ایسا ہی تھا جب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کے لیے ایک ہی اشتہار کو 5 منٹ کے پروگرام میں 4 مرتبہ دکھایا گیا۔ ممبئی کے سیاسی مباحث میں ایسی مزیدار باتیں سامنے آتی رہتی ہیں۔ تازہ بحث یہ چل رہی ہے کہ شندے نے سبھی 288 سیٹوں پر این ڈی اے کی تشہیر کے لیے پیسے دینے کی پیشکش کی تھی جسے مہایوتی کے ایک سینئر شراکت دار نے نامنظور کردیا۔ دوسری بحث ایک یوٹیوب چینل پر صحافی اشوک وانکھیڑے کے اس دعوے کو لے کر رہی ہے جس میں انھوں نے کہا کہ انتخاب میں دھاندلی کے لیے گجرات سے مہاراشٹر تک 3400 کروڑ روپے پہنچے ہیں۔ یہ دعوے غیر مصدقہ ہیں، لیکن یہ تو واضح ہے کہ بڑی رقم کا کھیل چل رہا ہے۔ فنانشیل سنٹرس کے عالمی انڈیکس میں ممبئی دوسرے مقام پر کھسک چکا ہے اور گجرات انٹرنیشنل فائنانس ٹیک سٹی (گفٹ سٹی) پہلے مقام پر پہنچ گیا ہے۔ ایسے میں فطری طور سے داؤ پہلے سے کہیں زیادہ بڑے ہیں۔ مہایوتی، خصوصاً بی جے پی اور شندے پر ممبئی کو اڈانی گروپ کو فروخت کرنے کا الزام ہے، جس نے دھاراوی ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے دائرے سے کہیں زیادہ زمین ہتھیا لی ہے۔ مہاوکاس اگھاڑی نے وعدہ کیا ہے کہ اقتدار میں آنے پر اس معاہدہ کو رد کردیا جائے گا۔ سیبی سے جڑے تنازعات میں پہلے سے ہی الجھا اڈانی گروپ مہاراشٹر میں حکومت کے ساتھ کسی دشمنی میں جانے کا جوکھم اٹھانے کی حالت میں نہیں لگتا۔ سیاسی تجزیہ نگار راجو پارولیکر کا دعویٰ ہے کہ گزشتہ 10 کابینہ میٹنگوں میں سے ہر ایک میں اڈانی گروپ اور دیگر کرونی کیپٹلسٹ کو کچھ نہ کچھ ان کے مطابق رعایتیں دی گئی ہیں۔ مبینہ طور پر ضلع کلکٹرس کو حکومت کے ذریعہ 'لاڈکی بہن' منصوبہ کے تحت دستاویزات کی جانچ کے بغیر رقم ٹرانسفر کی ہدایت دی گئی ہے۔ ہر خاتون کو ہر مہینے 1500 روپے مل رہے ہیں۔ اگر کسی کنبہ میں 4 اہل خواتین ہیں تو اس

فیملی کو ہر مہینے 6000 روپے مل رہے ہیں۔ ممبئی کے ایک صحافی کا کہنا ہے کہ ''یہ تقریباً طے ہے کہ اس معاملے میں آڈٹ کے اعتراضات اٹھائے جائیں گے۔'' بجٹ سے متعلق امداد طویل مدت تک اس منصوبہ کو بنائے رکھنے میں اہل نہیں ہوگا۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ مہنگائی کے سبب اس طرح کا کوئی بھی فائدہ بے اثر ہوگیا ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) لیڈر آدتیہ ٹھاکرے کہتے ہیں ''ہاں، یہ مددگار ہے لیکن خواتین کی دوسری فکریں بھی ہیں۔ انھیں احساس ہے کہ یہ ووٹ حاصل کرنے کا ایک ہتھکنڈا محض ہے۔'' اگر ایسا نہیں ہے تو انتخاب سے تین مہینے پہلے انھیں اچانک خواتین کی ضرورتوں کا احساس کیوں ہوا؟ انتخابی تشہیر میں پیسوں کا غلط استعمال روکنے میں الیکشن کمیشن ایک بار پھر بے بس ثابت ہوا ہے۔ نقدی کے ناجائز لین دین کو لے کر پرائیویٹ گاڑیوں اور پبلک بسوں کی مستقل چیکنگ کی جا رہی ہے۔ کچھ لوگوں نے کمیشن کو پولیس گاڑیوں اور ایمبولنس کی بھی جانچ کرنے پر غور کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ دونوں شیوسینا، مہاراشٹر نو نرمان سینا اور شرد پوار و اجیت پوار کی قیادت والی این سی پی کا مستقبل اس انتخاب پر منحصر ہے۔ سابق وزیر نواب ملک نے ایک انٹرویو میں کہا کہ اس بار 25-20 اراکین اسمبلی والی کوئی بھی پارٹی کنگ میکر کی شکل میں ابھر سکتی ہے اور اجیت 'دادا' پوار پر نظر رکھنی ہوگی۔ ایک انٹرویو کرنے والے سے اجیت پوار کا کہنا رہا ہے کہ مہاراشٹر میں ہر کوئی اقتدار چاہتا ہے۔ نظریات کے لیے یہاں کوئی جگہ نہیں رہ گئی ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا رہا ہے کہ انتخاب کے بعد پارٹیوں کا نئے سرے سے اتحاد ہوسکتا ہے۔ لیڈروں کے سلوک کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ناممکن لگتا ہے کہ سینائیں (دونوں شیوسینا اور مہاراشٹر نو نرمان سینا) ایک ساتھ آ جائیں۔ بی جے پی کی بی ٹیم مانی جانے والی ایم این ایس نے 100 امیدوار اتارے ہیں، لیکن راج ٹھاکرے کو اب سینا کی وراثت کے جانشیں کی شکل میں نہیں دیکھا جاتا ہے۔ بی جے پی سے اتحاد کرکے، دیویندر فڑنویس کی تعریف کر کے اور یہ پیشین گوئی کرکے کہ نتائج مہایوتی کے حق میں آئے تو اگلا وزیر اعلیٰ بی جے پی سے ہوگا، وہ نئے حکومتی نظام میں حصہ داری کے لیے کوشش کرتے محسوس ہو رہے ہیں۔ بی جے پی کے ذریعہ شیوسینا میں تقسیم کی سازش تیار کرنے کے سبب شیوسینکوں کا بی جے پی کے تئیں بھروسہ کم ہوا ہے۔ راج ٹھاکرے اور شندے کے درمیان بھی سب کچھ ٹھیک نہیں چل رہا ہے۔ جب شندے نے بی جے پی کی اپیل کو نظر انداز کیا اور راج ٹھاکرے کے بیٹے کے حق میں ماہم سے اپنا امیدوار واپس لینے سے انکار کردیا تو راج نے شندے کی شیوسینا کے خلاف ایم این ایس کے امیدوار کو اتار دیا۔ اس جھگڑے سے 'مراٹھی مانوس' ووٹ تقسیم ہوسکتا ہے۔ اسے افسوسناک ہی کہا جائے گا اگر اس سے بی جے پی کو فائدہ ملتا ہے جس نے سرمایہ کاری کو ہائی جیک کرکے اور نئے صنعتی ڈیولپمنٹ کو گجرات لے جاکر ووٹرس کو ناراض کردیا ہے۔ دونوں شیوسینا 49 سیٹوں پر آمنے سامنے ہیں۔ ان میں سے 3 سیٹیں بہت اہم ہیں۔ ٹھانے میں کوپری سیٹ پر ادھو کی شیوسینا نے آنجہانی آنند دیگھے کے بھتیجے کیدار دیگھے کو شندے کی شیوسینا کے خلاف اتارا ہے۔ ٹھانے حقیقی شیوسینا کا قلعہ اور ایکناتھ شندے کا آبائی حلقہ ہے۔ شندے یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ دیگھے کے شاگرد رہے ہیں جنھیں 'دھرم ویر' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ہاں، فلم شندے کی تشہیر کا حصہ ہے (چاہیں تو اسے سروگیٹ اشتہار کہہ سکتے ہیں)۔ شیوسینا کے ایک دیگر مضبوط قلعہ ماہم میں راج کے بیٹے امت کا مقابلہ شیوسینا (یو بی ٹی) اور شیوسینا (شندے) کے ساتھ ہے، جبکہ ورلی میں آدتیہ ٹھاکرے کا مقابلہ شیوسینا (شندے) کے ملند دیوڑا اور ایم این ایس کے سندیپ دیش پانڈے سے ہے۔

پیاز کے بارے میں کون نہیں جانتا؟ زرعی پیداوار اور قیمت کی تقرری پر بی جے پی کے اقدام مایوس کن رہے ہیں۔ 2024 کے لوک سبھا انتخاب سے پہلے مرکزی حکومت نے پیاز کی برآمد پر پابندی لگادی تھی۔ اسے تبھی ہٹایا گیا جب کسانوں کے غصے کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں رہ گیا۔ اب اسمبلی انتخاب سے پہلے پام آئل اور کپاس کی درآمدات کی اجازت دینے اور دونوں پر درآمدات ٹیکس کم کرنے سے سویابین اور کپاس کی قیمتیں گر گئیں۔ تین سال پہلے سویابین 10 ہزار روپے فی کوئنٹل فروخت ہوتا تھا۔ آج کسان 4200-3800 روپے پر فروخت کرنے کو مجبور ہیں۔ کپاس کے لیے ایم ایس پی 7500 روپے فی کوئنٹل ہے، لیکن اس کی قیمت 6000 روپے سے بھی کم ہے۔ شمالی مہاراشٹر کے جامنیر میں ماحول ناخوشگوار ہے۔ بہت ساری کپڑا ملیں بند ہوچکی ہیں۔ یہ علاقہ کبھی بہت زیادہ ڈیری پروڈکشن کے لیے مشہور تھا، لیکن اب یہاں کی بیشتر ڈیریاں بند ہوچکی ہیں۔ نوجوانوں کے لیے روزگار نہیں ہے۔ سابق رکن پارلیمنٹ اور سوابھمانی شیتکاری سنگھٹن کے بانی راجو شیٹی اس بحران کے لیے سویابین کی خرید میں سرکاری تاخیر کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ راہل گاندھی نے اس کا تذکرہ کیا ہے کہ کسانوں کو ایم ایس پی (4892 روپے) سے 600 سے 800 روپے کم قیمت پر سویابین فروخت کرنے کے لیے مجبور ہونا پڑ رہا ہے، جبکہ انھیں بازار سے اونچی قیمتوں پر سویابین تیل کی خریداری کرنی پڑ رہی ہے۔ بلڈھانہ کے سویابین کسان گجانن لاندھے نے 12 ایکڑ اراضی پر اگائی گئی سویابین کو موجودہ شرحوں پر فروخت کرنے سے انکار کردیا۔ کم قیمتوں اور آسان درآمدات نے کسانوں کی کمر توڑ دی ہے۔

پاکستان سے کرکٹ نہ کھیلنے کا کیا جواز؟

گر میرا اور آپ کا کوئی تنازع ہو، کوئی جھگڑا ہو تو میرے پاس اختیار ہوگا کہ مَیں تین میں سے کسی ایک طریقے سے اس کو حل کروں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ بات چیت ہو جسے مذاکرات کہتے ہیں۔ بات چیت اس بھروسہ کی بنیاد پر ہوگی کہ دونوں فریق ضروری سوجھ بوجھ کے حامل ہیں اور ہرچند کہ دونوں کو اپنا مطمح نظر یا اپنا مفاد عزیز ہے مگر اُن میں سمجھوتہ یا مصالحت کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم کسی ثالث کی مدد لیں جسے انگریزی میں آربیٹریشن کہا جاتا ہے۔ یہ اُس صورت میں ہوگا جب ہم کسی ایسے شخص یا ادارہ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہوجائیں جس پر دونوں کا اعتبار ہو اور جو دونوں کی باتیں مخلصانہ طور پر سنے اور فیصلہ دے تو ہم اُس کے دیئے ہوئے حل یا فیصلہ کو تسلیم کریں۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم طاقت کا استعمال کریں۔ اس صورت میں ایک فریق، جو زیادہ طاقت کا حامل ہوتا ہے، طاقت کے ذریعہ دوسرے کو زیر کرتا ہے اور اُس پر اپنا فیصلہ لاد دیتا ہے۔ اگر بات دو ملکوں کے درمیان ہو تو طاقت کے اس استعمال کو جنگ کہتے ہیں۔ ان تین طریقوں کے علاوہ کوئی چوتھا طریقہ نہیں ہے۔ کم از کم میری سمجھ میں تو نہیں آتا۔ اس پس منظر میں یہ صورت حال ملاحظہ کیجئے کہ ہندوستان، پاکستان کے ساتھ ٹورنامنٹ، جو آئندہ سال ہونا ہے، نہیں کھیلنا چاہتا۔ ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ''پاکستان کرکٹ بورڈ کو آئی سی سی کی جانب سے ای میل موصول ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بی سی سی آئی نے اُنہیں (آئی سی سی کو) مطلع کیا ہے کہ اُس کی (ہندوستان کی) ٹیم پاکستان نہیں جائیگی اور آئی سی سی چمپئن ٹرافی ۲۰۲۵ نہیں کھیلے گی۔'' یہ صورت حال اچانک پیدا نہیں ہوئی بلکہ پچھلے کئی برسوں سے برقرار ہے۔ درحقیقت، سابقہ حکومتوں کے دور میں بھی کچھ ایسی ہی صورت حال تھی جس میں ہندوستانی ارباب اقتدار اپنی ٹیم کو پاکستان بھیجنے کے موقف میں نہیں تھے اور پاکستان کو مدعو بھی نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ بعض اوقات اسے بیان کیا جاتا ہے اور بعض اوقات نہیں کیا جاتا، یہ ہے کہ جب تک سرحد پار سے دہشت گردی بند نہیں ہوگی تب تک نہ تو ہم سفارتی سطح پر پاکستان سے گفتگو کریں گے نہ ہی ثقافتی سطح پر اس کے ساتھ رابطہ استوار کریں گے۔ بظاہر یہ ٹھیک ہے مگر، چند معروضات یہ ہیں: ان دنوں مجھے کرکٹ سے دلچسپی نہیں رہی۔ اسی لئے مجھے علم نہیں کہ ہمارا کپتان کون ہے۔ مَیں ہندوستانی ٹیسٹ ٹیم کے نصف کھلاڑیوں کو پہچان بھی نہیں سکتا۔ مجھے اس کی بھی فکر نہیں ہے کہ ہماری ٹیم کہیں کھیل رہی ہے یا نہیں۔ اس کے باوجود مَیں یہ کالم لکھ رہا ہوں محض اس لئے کہ ہماری حکومت کے اس موقف کا جائزہ لے سکوں اور اپنے قارئین کے سامنے نقطۂ نظر پیش کرسکوں کہ ہم اپنے دشمن کے ساتھ سفارتی یا ثقافتی رابطہ نہیں رکھیں گے۔ میرے ایک دوست، ڈاکٹر اجے کامتھ، نے ٹویٹ کیا ہے کہ ہمارا یہ موقف ٹینس ٹیم پر لاگو نہیں ہوتا جو اس سال کے اوائل میں اسلام آباد گئی اور ڈیوس کپ میں پاکستان کے خلاف فاتح قرار دی گئی۔ اِس موقف کا اطلاق ہمارے وزیر خارجہ ایس جے شنکر پر بھی نہیں ہوا جو گزشتہ ماہ پاکستان گئے اور وہاں منعقدہ شنگھائی کوآپریشن آرگنائزیشن کی کانفرنس میں شرکت کی۔ ایس جے شنکر نے اس تقریب میں جو افتتاحی کلمات کہے ان کا لب لباب یہ تھا کہ ''سب سے پہلے، مجھے پاکستان کو مبارکباد دینے دیجئے جسے شنگھائی کوآپریشن آرگنائزیشن کی سربراہی کا موقع ملا، ہندوستان نے اس کی سربراہی (صدارت) کو مکمل تعاون سے نوازا ہے۔'' یہ جملے وزارتِ خارجہ کی سرکاری ویب سائٹ سے ماخوذ (ترجمہ شدہ) ہیں۔ ڈیوس کپ اور شنگھائی کوآپریشن آرگنائزیشن کی مثالوں کو سامنے رکھیں تو معلوم ہوگا کہ ان میں ایک سے زائد ممالک شامل ہیں۔ مگر، ایک سے زائد ملکوں کی شمولیت تو آئی سی سی چمپئن ٹرافی میں بھی ہوتی ہے! آپ بھی سوچ رہے ہوں گے اور مَیں بھی اسی نکتے کو اُبھارنا چاہتا ہوں کہ جب ہم پاکستان جاکر ٹینس کھیل سکتے ہیں اور ہم نے کھیلا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا تو کرکٹ کیوں نہیں کھیل سکتے؟ اگر ہم ایک تقریب کیلئے پاکستان کو مکمل تعاون سے نواز رہے ہیں تو دوسری تقریب (جس کا تعلق کھیلوں سے ہے) کیلئے تعاون کیوں نہیں دینا چاہتے؟ اس سوال پر غور کرنے کے بعد جب آپ جواب کی تلاش میں نکلتے ہیں تو کوئی منطق یا وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان نے کرکٹ کو بہت اونچا اُٹھا دیا ہے جس کے سبب یہ کھیل، جس میں ایک کھلاڑی بلہ سے گیند کو مارتا ہے اور بہت سے کھلاڑی اس گیند کا پیچھا کرتے ہیں، کھیل نہیں رہ گیا بلکہ کوئی بلند و بالا چیز ہوگیا ہے۔ شنگھائی کوآپریشن آرگنائزیشن کی تقریب بہت سنجیدہ تقریب ہے جبکہ آئی سی سی کی چمپئن ٹرافی محض کھیل ہے مگر ہم سنجیدہ تقریب کیلئے تعاون دیتے ہیں، کھیل کیلئے نہیں دیتے جس کا تعلق تفنن طبع سے ہے، یہ کوئی سنجیدہ تقریب نہیں ہوتی۔ دشمن ملک کے ساتھ کرکٹ نہ کھیلنے سے باہمی مسائل کا حل نکل آئیگا ایسا ہرگز نہیں ہے۔ حل نکلے گا تو مضمون کی ابتداء میں بیان کئے گئے تین متبادل کے ذریعہ۔ کوئی چوتھا متبادل یا حل کا طریقہ ہے ہی نہیں۔ اگر ہماری حکومت یہ سمجھانا چاہتی ہے کہ ہم نے پاکستان کے ساتھ ''نہ کھیل کر'' سخت موقف اپنایا ہے تو اس میں کوئی تدبر یا دانائی نہیں ہے جبکہ اس کے برخلاف کیا جائے تو وہ فیصلہ تدبر اور دانائی کا فیصلہ قرار پائے گا۔ مجھے کہنے دیجئے کہ چمپئن ٹرافی کا بائیکاٹ کرکے ہم اُن مسائل کو حل نہیں کرسکیں گے جو ہمارے اور پاکستان کے درمیان ہیں۔ وقت کے ساتھ ہمارے اور پاکستان کے درمیان تعلقات غیر یقینی تعطل کا شکار ہوگئے ہیں جس میں ہم پہلے دو متبادل (مذاکرات یا ثالثی) کیلئے آمادہ نہیں ہیں جبکہ ہم نہیں چاہیں گے کہ تیسرا متبادل زیر غور آئے کیونکہ دونوں ہی ممالک نیوکلیائی طاقت ہیں۔ یہ بھی دیکھئے کہ کیا اِدھر کچھ عرصہ میں ہندو پاک کے درمیان کوئی نیا مسئلہ پیدا ہوا ہے یا مسائل کی نوعیت بدل گئی ہے؟

درحقیقت، جو کرنا چاہئے وہ ہم نہیں کررہے ہیں لیکن یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ ہم کچھ کررہے ہیں جیسے کرکٹ کا بائیکاٹ۔

رقیب اتنے نہیں ہیں رفیق جتنے ہیں!

فرقہ پرستوں کی باتیں سننا اُنہیں اہمیت اور تقویت دینے جیسا ہے۔ اس کے مقابلے میں اُن لوگوں کی باتیں سننا بہتر ہے جو ہم آہنگی پر یقین رکھتے ہیں اور یہی پیغام عام کرتے ہیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بہت سارے لوگ ایسا نہیں کرتے۔

ریختہ فاؤنڈیشن کے بارے میں سوچئے تو محسوس ہوگا کہ یہ اُردو زبان وادب کا تاج محل ہے۔ اس سے اُردو کا وقار بڑھا ہے۔ اُردو کی قدر ومنزلت میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ ادارہ اُردو کے فروغ میں بھی مؤثر کردار ادا کررہا ہے بالخصوص غیر اُردو داں حلقوں میں۔ اس کی حیثیت اُردو کے اے ٹی ایم کی بھی ہے۔ جب بھی کسی کتاب سے استفادہ کرنا ہو، کسی شعر کا مصرعۂ اولیٰ یا مصرعۂ ثانی دیکھنا ہو، کسی ادیب یا شاعر کے بارے میں جاننا ہو، کسی لفظ کا معنی یا متبادل معلوم کرنا ہو یا یہ تجسس ہو کہ کون سا شعر کس کا ہے تو فی زمانہ ریختہ سے بڑا ذریعہ کوئی نہیں ہے۔ اِدھر آپ نے اس کی ویب سائٹ پر یا گوگل پر متعلقہ الفاظ ٹائپ کئے اور اُدھر ریختہ آپ کی مدد کیلئے پلک جھپکتے حاضر۔ اتنا تو بہت سے اُردو والے جانتے ہی ہیں مگر کم لوگ اس حقیقت سے واقف ہونگے کہ اس ادارہ نے اسی انداز کی ہندی ویب سائٹ بھی بنائی ہے جس کے سبب ہندی زبان وادب سے استفادہ نہایت آسان ہوگیا ہے۔ اس کا نام ہے ''ہندوی''۔ اس نام کی معنویت پر گفتگو کا ابھی موقع نہیں ہے کہ اس وقت اس کا تعارف ہی مقصود ہے۔ ''ہندوی'' پر مَیں اکثر ہندی ادب کا مطالعہ کرتا ہوں کیونکہ اس ویب سائٹ پر کلاسیکی ہندی ادب سے لے کر عصری ادب تک، بہت کچھ پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اسی ہفتے مَیں نے ایک نظم پڑھی اور دیر تک اُس کیفیت میں رہنے کو ترجیح دی جو اس نظم (دادا کو یاد کرتے ہوئے) کے مطالعہ سے طاری ہوئی تھی۔ اکھلیش جیسوال غازی پور کے شاعر ہیں۔ نظم کا پہلا بند آپ بھی سن لیجئے:

''جب تم تھے، سے کی دھیمی آنچ میں، پکتی تھیں چیزیں اور پکتی تھیں ریشہ ریشہ، بڑے گہرے اُگتی تھی اک سگندھ اور مٹھاس، جو سنسکاروں کی بانہہ پکڑے، چل کر آتی تھی اندر سے باہر کی اُور، اُور ٹک جاتی تھی آنکھوں اور ہونٹوں کے کونوں میں، اب تو سیدھے پک جاتے ہیں آم، پہلے گرودھ ہوا کرتے تھے، اس کے بعد ہی پکتے تھے''......

ایک بند اس طرح بھی ہے: ''سے نے پتھر سے لے کر، پلاسٹک تک کی پرتیں، اپنے اوپر چڑھتے دیکھی ہیں، لیکن میں بھول نہیں پاتا ہوں، وہ مٹی سے لپا ہوا سے، مٹی کا موہ، مٹی کی باتیں، مٹی کے گیت، مٹی کے دیپ، اور مٹی کے کلش، ہر چیز میں سنی ہوئی تھی مٹی کی مہک، چاہے وہ چائے ہو یا چرن امرت، تب اُنگلیاں کہاں اُٹھتی تھیں، اُنہیں چلو بنے رہنے کا اتنا ابھیاس تھا کہ، شاید ہی کبھی اُٹھ پاتی تھیں''۔

نظم کے ذریعہ تغیراتِ زمانہ پر شاعر کے احساسات ہی سے واقفیت نہیں ہوتی، نت نئے اور سفاک مظاہر کا خاکہ بھی ملتا ہے۔ شاعر سائنس کے نظریہ اُرتقاء سے ہوتا ہوا یہ تک کہنے پر مجبور ہے کہ ''آدمی نے چھین کر اپنا لئے، بندروں کے سارے محاورے، یہاں تک کہ اُسترے بھی''۔ ہندی کے عہد حاضر کے شعراء کو اس لئے بھی پڑھنا چاہئے کہ اس سے موجودہ عہد کے حالات اور واقعات پر اُن کے ردعمل سے آگاہی ہوتی ہے۔ مَیں یہ نظمیں اس لئے پڑھتا ہوں اور اکثر پڑھتا ہوں کہ ان میں وہی جذبات اور احساسات ملتے ہیں جو عہد حاضر کے اُردو شعراء کے ہاں موجود ہیں۔ اس کالم کے مستقل قارئین جانتے ہیں کہ آج سے پہلے بھی یہ مضمون نگار کئی ہندی نظموں کا حوالہ دے چکا ہے۔ ان نظموں میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور مشترکہ تہذیب سے محبت اور اس کی ضرورت کا احساس جا بجا ملتا ہے۔ آپ ہی بتائیے کیا بہتر ہے؟ بین المذاہب اتحاد کو وقت کی اہم ترین ضرورت سمجھنے والے اِن شعراء کی پزیرائی کرنا یا ایسے سیاسی نعرے اور جملے سن سن کر کڑھنا جن میں ''بانٹنے'' اور ''کاٹنے'' کی باتیں کی جاتی ہیں، لباس سے پہچاننے کی صلاح دی جاتی ہے، مغل بادشاہوں کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے یا ''۸۰-۲۰'' کا فارمولہ بیان کیا جاتا ہے؟ اِس میں شک نہیں کہ نفرت بڑھی ہے (بڑھائی گئی ہے) مگر اس میں بھی شک نہیں کہ سماجی تانے بانے کو بڑی حد تک بچار کھنے میں ہندوستانی عوام کامیاب ہیں۔ سوشل میڈیا پر پھیلائے جانے والے زہر کی وجہ سے اس تانے بانے کو بڑا خطرہ تھا، بہت سے افسوسناک واقعات ہوئے بھی، مگر صدیوں کی ہم آہنگی مٹھی بھر فرقہ پرستوں کے جارحانہ عزائم کی بھینٹ نہیں چڑھ سکی۔ بلاشبہ، جب بھی فساد ہوتا ہے محلے بٹ جاتے ہیں اور کرفیو لگ جاتا ہے مگر کرفیو کھلنے کے بعد محلے پھر مل جاتے ہیں، میل جول دوبارہ شروع ہوجاتا ہے اور تمام فرقوں کے لوگ مل کر فرقہ پرستوں کو ٹھینگا دکھا دیتے ہیں۔ کبھی سوچا ہے کتنے مجبور ہیں فرقہ پرست؟ یہ روزانہ کوشش کرتے ہیں بانٹنے کی اور گلی محلوں میں، ہاٹ بازاروں میں، دفتروں اور عوامی جگہوں پر روزانہ لوگ ملتے ہیں، ہنستے بولتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ کام کرتے ہیں اور فرقہ پرستوں کا منہ چڑاتے ہیں۔ اس ماحول میں شاعر ''انگلیاں اُٹھنے'' پر تنقید کرتے ہوئے ''چلو بنے رہنے کے ابھیاس'' کی تلقین کرتا ہے۔ مگر اکثر لوگ سوشل میڈیا کا زہر آلود مواد دیکھتے اور پڑھتے ہیں، اکھلیش جیسوال یا اُن جیسے دیگر شاعروں اور کویوں کی کویتائیں اور رچنائیں نہیں پڑھتے۔ مجھے تو جب کوئی شناسا یہ بتانے کی کوشش کرتا ہے کہ سوشل میڈیا پر کس طرح کا زہر بویا جارہا ہے تو مَیں سوشل میڈیا کی متعلقہ پوسٹ دیکھنے کی کوشش نہیں کرتا، مَیں اُن کی باتیں سنتا ہوں جو یگانگت کی دعوت دیتے ہیں اور اُن فنکاروں کو پڑھتا ہوں جو اُنگلی اُٹھانے کا نہیں، چلو بنانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اسی لئے، کہیں کتنا ہی زہر بویا جائے، میری صحت متاثر نہیں ہوتی، نہ تو مَیں کڑھتا ہوں نہ ہی میرا فشار خون بڑھتا ہے بلکہ فشارِ خون بڑھانے والے اس دَور میں مجھے ڈھیر سارے مضامین اور انٹرویوز اور نظموں اور کہانیوں سے قابل ذکر طاقت اور توانائی ملتی ہے۔ جب کوئی بانٹنے اور کاٹنے کا نعرہ لگاتا ہے تو مَیں یہ سوچ کر دل ہی دل میں ہنستا ہوں کہ کتنا مجبور اور ناکام ہے یہ شخص (اور اس کے ساتھی) کہ بانٹنے کی کئی دہائیوں کی منظم اور کیل کانٹوں سے لیس کوششوں کے باوجود آج بھی نعرہ لگا رہا ہے، بانٹ نہیں پایا۔ فیصلہ آپ کیجئے میرا ہنسنا درست ہے یا بہت سوں کا کڑھنا۔

اتحاد واتفاق، مسلمانوں کے سامنے واحد متبادل

لوک ادب سے تعلق رکھنے والی یہ کہانی ہم سب نے پڑھی اور سنی ہوگی جس میں ایک بڑے میاں اپنے سات جوان بیٹوں کو سات لکڑیوں کا ایک بنڈل باری باری دیتے ہیں اور اسے توڑنے کیلئے کہتے ہیں۔ جب وہ لکڑیاں نہیں توڑ پاتے تو بڑے میاں بنڈل کھول کر لکڑیاں الگ الگ کردیتے ہیں اور پھر ایک ایک لکڑی توڑنے کیلئے کہتے ہیں۔ اس کے بعد لکڑیاں توڑنے میں ان کے

سارے بچے کامیاب ہوجاتے ہیں۔ پھر بڑے میاں انہیں نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''بیٹا تم متحد رہوگے تو تمہیں کوئی توڑ نہیں پائے گا لیکن اگر الگ الگ رہے تو اسی طرح توڑ دیئے جاؤ گے۔'' کچھ یہی کیفیت ہندوستانی مسلمانوں کی یعنی ہماری بھی ہے۔ ہم نے جب جب بھی اتحاد کا مظاہرہ کیا ہے، اپنی طاقت منوائی ہے اور جب جب اختلاف کیا ہے، اسی طرح توڑ دیئے گئے ہیں۔ مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات کے پیش نظر آج ایک بار پھر ہمارے سامنے یہی صورتحال ہے۔ ۲۰ رنومبر کو ہمیں ثابت کرنا ہے کہ ہم اپنی طاقت منوائیں گے یا خود کو اس طرح سے پیش کریں گے کہ توڑ دیئے جائیں۔ انتخابات کو عام طور پر امیدواروں کیلئے امتحان تصور کیا جاتا ہے لیکن آج کی تاریخ میں یہ رائے دہندگان بالخصوص ہم مسلمانوں کیلئے ایک بڑا امتحان بن گیا ہے۔ بی جے پی نے ماحول کو 'ہندوتوا وادی' بنا کر ہمارے سامنے ایک بڑا چیلنج پیش کردیا ہے۔ ہمارے سامنے 'کرو یا مرو' جیسی صورتحال پیدا ہوگئی ہے۔ کچھ یہی صورتحال ۶ رماہ قبل ہونے والے لوک سبھا انتخابات کے دوران بھی تھی۔ اُس وقت ہم نے اتحاد واتفاق، ہوش و بیداری اور بہترین نظم وضبط کا مظاہرہ کیا تھا۔ ہم نے شاندار طریقے سے اپنی طاقت منوائی تھی، جس کا احساس فرقہ پرستوں کو بھی تھا اور سیکولر طاقتوں کو بھی۔ ہماری اُس حکمت عملی نے باطل طاقتوں کے اندر بے چینی پیدا کردی تھی، جس کا توڑ نکالنے کی کوشش انہوں نے اُسی دن سے شروع کردی تھی۔ اس کا اندازہ انہیں پہلے دن سے ہوگیا تھا کہ مسلمانوں کو مسلمان ہی ہراسکتے ہیں، کوئی اور نہیں، اسلئے انہوں نے اسی لائن پر محنت کی۔ اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ ایک ایک حلقے میں کئی کئی مسلم امیدوار میدان میں ہیں اور ہر امیدوار کے پاس میر صادقوں اور میر جعفروں کی فوج بھی ہے۔ ان حالات میں ان تمام لوگوں پر جن میں قوم کا درد ہے، ایک بڑا چیلنج ہے۔ یہ انتخابی نتائج ثابت کریں گے کہ ہم ایک زندہ قوم ہیں یا نہیں؟ ہم میں وقت وحالات کا ادراک ہے یا نہیں؟ ہمارے اندر وقار کے ساتھ رہنے کی رمق باقی ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ ہم میں اپنے اندر موجود میر جعفروں اور میر صادقوں کی شناخت کی صلاحیت ہے یا نہیں؟ ان تمام سوالات کے جواب ۲۳ رنومبر کو ملیں گے لیکن تب تک بہت دیر ہوچکی ہوگی، اگر اس سے پہلے ہم نے بحیثیت ایک قوم ہوش کے ناخن نہیں لئے۔ لوک سبھا الیکشن ہی کی طرح یہ الیکشن بھی کوئی عام الیکشن نہیں ہے۔ اس کے نتائج اگر خوش آئند رہے تو ہماری وہ سیاسی حیثیت باقی رہے گی جو لوک سبھا انتخابات کے دوران قائم ہوئی ہے، بصورت دیگر ۲۰۱۴ء اور ۲۰۱۹ء کی طرح ہم ایک بار پھر بے وقعت ہوکر رہ جائیں گے۔ ۲۰۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق مہاراشٹر میں مسلمانوں کی شرح تقریباً ۱۲ رفیصد ہے۔ صوبے کے ۳۶ راضلاع میں سے ۹ راضلاع میں ہماری آبادی ۱۵ رفیصد سے زائد ہے اور ریاست کی ۲۸۸ رنشستوں میں سے کم از کم ۶۰ رنشستیں ایسی ہیں جہاں ہم ہار جیت میں فیصلہ کن کردار ادا کرسکتے ہیں۔ انتخابات کے پیش نظر ہمیں مذکورہ ۶۰ رنشستوں کی نشاندہی کرکے اس پر خاص محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہماری وجہ سے فرقہ پرستوں کی جیت کا راستہ ہموار نہ ہو۔ عام طور پر ہر الیکشن میں ملک کو بچانے اور ملک میں جمہوریت کو قائم ودائم رکھنے کی ذمہ داری ہم پر ہی عائد ہوتی ہے اور ہم نے بڑی حد تک اس ذمہ داری کو نبھایا بھی ہے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

ہیرا گروپ کو شکست دلانے کیلئے وکیل دشینت دوے نے حدیں پار کی

سپریم کورٹ نے مجھے انصاف دلایا اور سچ کا ساتھ دیا: ڈاکٹر نوہیرا شیخ

نئی دہلی (نمائندہ) گزشتہ 11 نومبر کو سپریم کورٹ میں ہیرا گروپ کی سماعت میں فریق وکیل دشینت دوے جو کہ حیدرآباد کے زمین مافیا سید اختر کے وکیل ہیں نے سپریم کورٹ کے وقار کو مجروح کرتے ہوئے ہر حالت میں ہیرا گروپ آف کمپنیز پر سختی کرنے کے حق میں دیکھے گئے۔ اس منشا کے لئے سید اختر کے وکیل دشینت دوے جھوٹے اور فریب کے دعوے بھی ساتھ لائے تھے، جس کے جواب میں سختی سے نمٹتے ہوئے سپریم کورٹ نے جناب دوے کو سخت وست سنائی۔ سپریم کورٹ میں ہیرا گروپ کے فریق وکیل اور زمین مافیا سید اختر ایس اے بلڈرس دشینت دوے کو کھری کھوٹی سناتے ہوئے کہا کہ ”کیا آپ جائیداد کے جائز دعوے کیلئے سپریم کورٹ میں اپنے مؤکل کی نمائندگی کررہے ہیں؟ یا آپ کسی ایسی حکمت عملی پر عمل پیرا ہیں جو ایک بے گناہ عورت یعنی کہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کو بغیر کسی مقدمے اور سماعت کے قید کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اس نقطہ نظر سے غیر سنجیدہ اور بدنیتی پر مبنی قانونی چارہ جوئی کا خطرہ ہے۔ حقیقی شکایات کا ازالہ کرنے کے بجائے آپ یعنی دشینت دوے کے اقدامات کا مقصد ایک ایسی خاتون (ڈاکٹر نوہیرا شیخ) کو بلا جواز نشانہ بنانا ہے جو ابھی تک کسی بھی عدالت میں مجرم ثابت نہیں ہوئی ہیں۔ عدالت کے وسائل، اور قانونی نمائندوں پر دیئے گئے اعتماد کو بے بنیاد الزامات لگانے کی طرف نہیں موڑا جانا چاہئے جو بنیادی حقوق اور مناسب عمل کو نظر انداز کرتے ہیں۔ ایک وکیل کے طور پر آپ کا مینڈیٹ اخلاقی اور قانونی حدود میں انصاف کی پیروی کرنا ہے، نہ کہ بے بنیاد الزامات کے ذریعہ اسے کمزور کرنا۔

تفصیل کے طور پر بتاتے ہوئے چلیں تو معلوم ہوگا کہ 2015 سے قبل ہیرا ڈویلپرس کے پلیٹ فارم پر ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے سید اختر ایس اے بلڈرس سے حیدرآباد کے ٹولی چوکی علاقہ میں ایک بڑے رقبہ کی زمین خریدی۔ چند سالوں میں ٹولی چوکی ایس اے کالونی کا یہ پلاٹ علاقہ کے ترقی پذیر ہونے کے ناطے مہنگے داموں میں مطالبات آنے لگے، اسی درمیان ہیرا گروپ آف کمپنیز پر سازش کاروں نے سختی کے جال پھینکے۔ سازش کاروں میں سید اختر ایس اے بلڈر بھی شامل تھا۔ ہیرا گروپ کی سی ای او کی گرفتاری کے بعد سید اختر ایس اے بلڈرس نے ٹولی چوکی کی ہیرا ڈویلپرس کی زمین پر قبضہ کرنا شروع کردیا۔ سید اختر زمین مافیا نے کچھ زمینیں پرانے کاغذات پر لیز پر دے دیں اور کچھ اپنے رشتے داروں کے نام کھانے کے ہوٹل جیسے الصبا ریسٹورنٹ اور داماد عبد الرحیم کو فوٹ بال گراؤنڈ کیلئے الاٹ کردی۔ ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے بازیابی کے بعد دیکھا تو ہیرا ڈویلپرس کی جائیداد پر زمین مافیا سید اختر ایس اے بلڈرس نے آٹھ منزلہ عمارت بنالی اور دیگر پلاٹوں پر قبضہ کرنا شروع کر رکھا ہے۔ اس بات کی شکایت ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے علاقائی پولس تھانے میں کی۔ لیکن سرسری سنوائی میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ ٹولی چوکی کی اس زمین کو فروخت کرکے ہیرا گروپ نے سرمایہ کاروں کے لئے راحت بننے کا کام کیا تو سید اختر ایس اے بلڈرس نے اپنے وکیل کے طور دشینت دوے کو نامزد کیا اور حالیہ ساعت 11 نومبر کو دشینت دوے نے اپنے موکل کے ناجائز مطالبات میں اس قدر نیچے گر گئے کہ سپریم کورٹ کو یہاں تک کہنا پڑا کہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کو ابھی تک ملک کی کوئی عدالت ایک روپیہ کا خاطی نہیں پا سکی ہے اور تم سیدھے طور پر ڈاکٹر نوہیرا شیخ کو جیل بھیجنے کی بات کرتے ہو، حالانکہ معاملہ رفع دفع ہونے کی طرف رواں دواں ہے۔

خلاصہ کلام کے طور پر حیدرآبادی سرزمین پر سید اختر جیسے زمین مافیاؤں کا غلبہ اور بدعنوان لیڈروں کے شہہ پر زمین مافیاؤں کا بے تاج بادشاہ بنا ہوا شخص سید اختر ایس اے بلڈرس دنیاوی خواہش میں اس قدر منہمک ہوگیا ہے کہ اپنے ہی ہم مذہب بھائیوں کے خون پسینے سے بنائی گئی جائیداد کو لوٹ لینا چاہتا ہے۔

دہلی میں روہنگیا اور بنگلہ دیشیوں پر ایکشن کی تیاری، لیفٹیننٹ گورنر نے پولیس کو دیا غیر قانونی تارکین وطن کی شناخت کا حکم

نئی دہلی (آئی این ایس انڈیا) دہلی میں غیر قانونی طور پر رہنے والے روہنگیا اور بنگلہ دیشیوں کے خلاف جلد ہی کوئی بڑی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر (ایل جی) وی کے سکسینہ نے دہلی پولیس سے کہا ہے کہ وہ دہلی میں رہ رہے غیر قانونی تارکین وطن کی شناخت کرے اور ان کیخلاف کارروائی کے لیے مرکزی ایجنسیوں کی مدد بھی لے۔ ساتھ ہی ایل جی نے اس کے لیے پولیس کو ایک ماہ تک خصوصی مہم چلانے کی ہدایت بھی کی ہے۔ ایل جی کے دفتر نے دہلی کے چیف سکریٹری، پولیس کمشنر، ایم سی ڈی کمشنر اور این ڈی ایم سی چیئرمین کو ایک خط لکھ کر اس سے متعلق تشویش کا اظہار کیا ہے اور انہیں الرٹ رہنے کی ہدایت بھی کی گئی ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ ایسی اطلاعات موصول ہورہی ہیں کہ غیر قانونی تارکین وطن کے شناختی دستاویزات جیسے آدھار کارڈ، ووٹر شناختی کارڈ وغیرہ تیار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ قدم ایسے وقت میں اٹھایا گیا ہے جب دہلی میں اگلے سال فروری میں اسمبلی انتخابات ہونے جارہے ہیں۔ دہلی میں بی جے پی کے لیڈران عام آدمی پارٹی پر دہلی میں غیر قانونی طور پر مقیم روہنگیا اور بنگلہ دیشیوں کو تحفظ فراہم کرنے کا الزام لگا رہے ہیں۔ اس الزام پر عام آدمی پارٹی نے کہا کہ اگر غیر قانونی تارکین وطن ہیں، تو کتنے ہیں؟ اس بات کی تفتیش ہونی چاہیے کہ یہ لوگ غیر قانونی طور پر ہمارے ملک میں کیسے داخل ہو گئے۔ اس کے لیے براہ راست وزیر داخلہ اور محکمہ وزارت داخلہ ذمہ دار ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ایک طرف بی جے پی غیر قانونی تارکین وطن کو شہریت دے رہی ہے اور دوسری طرف تحقیقات کرنے کا دکھاوا کررہی ہے۔

جھانسی میں نومولود بچوں کی المناک اموات، راہل کا اظہارِ افسوس، حکومت سے فوری اقدامات کا مطالبہ

نئی دہلی (آئی این ایس انڈیا) جھانسی کے میڈیکل کالج میں نومولود بچوں کی المناک اموات اور متعدد بچوں کے زخمی ہونے پر سیاسی ردعمل کا سلسلہ جاری ہے۔ کانگریس لیڈر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اس واقعے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ایکس پر لکھا کہ وہ اس سانحے سے بہت دکھی ہیں۔ انہوں نے متاثرہ خاندانوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے حکومت اور انتظامیہ کو اس معاملہ کی فوری اور مؤثر تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ راہل گاندھی نے لکھا کہ جھانسی میڈیکل کالج میں ہوئے دردناک حادثے میں کم از کم 10 نومولود بچوں کی موت اور زخمی ہونے کی خبر سے بہت دکھ ہوا۔ متاثرہ خاندانوں کے ساتھ میری گہری ہمدردی ہے۔ اتر پردیش میں ایک کے بعد ایک اس طرح کے واقعات حکومت اور انتظامیہ کی لاپروائی پر سنگین سوالات کھڑے کرتے ہیں۔

حکومت یقینی بنائے کہ زخمی بچوں کا بہترین علاج ہو اور اس واقعے کی فوری تحقیقات کروا کر قصورواروں کو سخت سزا دی جائے۔ اس معاملے میں کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے بھی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ یوپی حکومت کی لاپروائی کی وجہ سے ریاست میں اس طرح کے واقعات مسلسل ہورہے ہیں، جنہیں روکنے کے لیے کوئی اقدام نہیں کیا جارہا۔ خیال رہے کہ جھانسی کے اسپتال میں گزشتہ چند دنوں کے دوران متعدد نومولود بچوں کی موت رپورٹ ہوئی ہے، جس کی ابتدائی وجہ انتظامیہ کی مبینہ لاپروائی اور وسائل کی کمی بتائی جارہی ہے۔

بجنور میں سڑک حادثہ، دولہا-دلہن سمیت 7 افراد کی المناک موت

بجنور (آئی این ایس انڈیا) اتر پردیش کے بجنور میں ایک بڑا سڑک حادثہ پیش آیا ہے جہاں ایک تیز رفتار کار نے ایک آٹو کو ٹکر ماردی۔ جس کی وجہ سے سات افراد کی المناک موت ہوگئی۔ ان سات افراد میں دولہا اور دلہن بھی شامل تھے، جو شادی کے بعد گھر واپس جارہے تھے لیکن سڑک حادثے کی وجہ سے ان کے گھر میں کہرام مچ گیا۔ معلومات کے مطابق کار اور آٹو کے درمیان اس تصادم میں سات لوگوں کی موت کے علاوہ دو لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں، جنہیں پولیس نے ریسکیو کے بعد اسپتال میں داخل کرایا ہے۔ پولیس نے تمام لاشوں کو تحویل میں لے کر تفتیش شروع کردی ہے۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے اس حادثے پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ واقعہ بجنور ضلع کے دھام پور تھانے کے ہریدوار-کاشی پور نیشنل ہائی وے پر واقع فائر اسٹیشن کے قریب جمعہ کی رات تقریباً 2 بجے پیش آیا۔ گھنی دھند کی وجہ سے کار نے آٹو کو زور سے ٹکر ماری۔ حادثے میں سات افراد ہلاک ہوگئے۔ ان میں دولہا اور دلہن شامل ہیں۔ مرنے والے دھام پور کے تبری گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ بجنور سڑک حادثہ میں چار مرد، دو خواتین اور ایک لڑکی کی موت ہوگئی ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ مرنے والوں میں دلہا اور دلہن، دولہے کی ماں، دولہے کا بھائی اور آٹو ڈرائیور شامل ہیں۔ حادثے کا شکار ہونے والا خاندان شادی کے بعد بہار سے مرادآباد آیا تھا اور آٹو بک کرواکر گھر واپس جارہا تھا۔ سی ایم یوگی نے بھی حادثے پر دکھ کا اظہار کیا ہے۔ سی ایم یوگی کے دفتر نے لکھا کہ سی ایم نے بجنور ضلع میں سڑک حادثے میں جانوں کے ضیاع پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے مرنے والوں کے سوگوار خاندانوں سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے حکام کو موقع پر پہنچ کر امدادی کاموں کو تیز کرنے اور زخمیوں کو فوری طور پر مناسب علاج کے لیے ہسپتال پہنچانے کی ہدایت کی ہے۔ ساتھ ہی زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا بھی کی۔ بتایا جارہا ہے کہ جب آٹو ہریدوار-کاشی پور نیشنل ہائی وے پر واقع فائر اسٹیشن کے قریب پہنچا تو ایک کار نے آٹو کو ٹکر ماردی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے موقع پر پہنچ کر تمام لاشوں کو قبضے میں لے کر تفتیش شروع کردی۔ تحقیقات کا حکم دینے کے ساتھ، سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کے دفتر نے بھی انتظامیہ سے متاثرین کے ساتھ تعاون کرنے کو کہا ہے۔ زخمیوں کو بہترین علاج فراہم کرنے کا بھی کہا گیا ہے۔

ادویاتی پودوں کی کاشت کے پائیدار طریقوں پر تین روزہ سیمینار کا آغاز

علی گڑھ (نمائندہ) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ نباتیات نے سوسائٹی فار پلانٹ ریسرچ کے اشتراک سے اپنے صد سالہ جشن کے ایک حصہ کے طور پر ”منتخب ادویاتی پودوں کی بہتر زرعی کاشت کے طریقوں“ کے موضوع پر تین روزہ قومی سیمینار کا اہتمام کیا ہے جس کی افتتاحی تقریب ہفتہ کو منعقد ہوئی۔ سیمینار میں نامور ماہرین شرکت کررہے ہیں جس کا اختتام 18 نومبر کو ہوگا۔ سیمینار کو نیشنل میڈیسنل پلانٹ بورڈ، وزارت آیوش، حکومت ہند نے مالی تعاون فراہم کیا ہے۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے روایتی نظام طب میں ادویاتی پودوں کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے پلانٹ سائنسز میں شعبہ نباتیات کے اساتذہ، ریسرچ اسکالرز اور طلباء کی علمی خدمات کی ستائش کی۔ وائس چانسلر نے اس موقع پر سیمینار کی تلخیص پر مبنی کتاب کا بھی اجراء کیا۔ اپنے افتتاحی خطاب میں مہمان خصوصی، ڈاکٹر آر مروگیشورن، نائب مشیر، این ایم پی بی، وزارت آیوش نے مختلف بیماریوں کے علاج میں ادویاتی پودوں کے اہم کردار پر زور دیا۔ انہوں نے خام مال کے طور پر ادویاتی پودوں پر ہزاروں فارماسیوٹیکل کمپنیوں کے انحصار کا ذکر کیا۔ انہوں نے ادویاتی پودوں کے فوائد کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے قومی اور بین الاقوامی مہمات کے انعقاد میں این ایم پی بی کی کوششوں پر بھی روشنی ڈالی۔ اپنے خطبہ استقبالیہ میں شعبہ نباتیات کے چیئرپرسن پروفیسر ایم بدرالزمان صدیقی نے سیمینار کو اسپانسر کرنے کے لئے وزارت آیوش کا شکریہ ادا کیا اور شعبہ نباتیات کی تاریخ اور حصولیابیوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ اے ایم یو کی فیکلٹی آف لائف سائنسز کو قومی سطح پر اعلیٰ درجہ کی فیکلٹی کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ پروفیسر شمس الحیات، آرگنائزنگ سکریٹری نے سیمینار کے موضوع اور اہداف و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ مہمان اعزازی ڈاکٹر نغمہ عباسی، سی ای او اور بانی، نیکسٹ جین لائف سائنسز پرائیویٹ لمیٹڈ نے ادویاتی پودوں کے تحفظ پر زور دیتے ہوئے نوجوان سائنسدانوں اور طلبہ کو ایسی نئی مہارتیں حاصل کرنے کی ترغیب دی، جو زراعت اور اس سے منسلک شعبوں میں اختراعات کو آگے بڑھا سکتی ہیں۔ اس موقع پر پروفیسر وضاحت حسین کو اے ایم یو میں بوٹینیکل گارڈن کو فروغ دینے، علی گڑھ کے پودوں کی فہرست سازی اور یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کی نباتاتی تزئین میں ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ سوسائٹی فار پلانٹ ریسرچ (ایس پی آر) کے بانی چیئرمین پروفیسر ایس کے بھٹناگر نے پلانٹ سائنسز کے ماہرین کی خدمات کا اعتراف کرنے میں ایس پی آر کے کردار کا ذکر کیا۔ افتتاحی سیشن کی نظامت عندلیب انجم اور مزنہ زماں نے کی۔ آرگنائزنگ سکریٹری پروفیسر انور شہزاد نے شکریہ کے کلمات ادا کئے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں غیر مسلموں کو ہراساں کرنے کا مبینہ الزام، یونیورسٹی کا جواب

نئی دہلی (آئی این ایس انڈیا) جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی (جے ایم آئی) ایک فیکٹ فائنڈنگ کمیٹی کی رپورٹ کے بعد جانچ کے دائرے میں آئی ہے جس میں غیر مسلموں کے ساتھ امتیازی سلوک اور مذہب کی تبدیلی کے لیے زبردستی کے واقعات کا الزام لگایا گیا ہے۔ کال فار جسٹس نامی این جی او کی طرف سے تیار کردہ اور ممتاز قانونی اور انتظامی شخصیات کی زیر قیادت رپورٹ، ادارے کے اندر تعصب کے ایک پریشان کن انداز کو اجاگر کرتی ہے۔ یونیورسٹی نے اپنی طرف سے کہا کہ اگرچہ ماضی کی انتظامیہ نے اس طرح کے واقعات کو غلط طریقے سے سنبھالا ہے، موجودہ انتظامیہ ایک جامع ماحول بنانے پر توجہ مرکوز کررہی ہے۔ رپورٹ میں کیا کہا گیا ہے۔ رپورٹ میں غیر مسلم طلباء، اساتذہ اور عملے کے ارکان کے ساتھ امتیازی سلوک کے واقعات کا انکشاف کیا گیا ہے۔ گواہوں نے مذہبی شناخت کی بنیاد پر تعصب اور تعصب کے بارے میں گواہی دی، جو مبینہ طور پر یونیورسٹی کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر پھیلی ہوئی تھی، بشمول ایک اسسٹنٹ پروفیسر کو مسلم ساتھیوں کی جانب سے طعنوں اور توہین کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک اور اکاؤنٹ نے انکشاف کیا کہ شیڈول کاسٹ (ایس سی) کمیونٹی کے ایک غیر مسلم فیکلٹی ممبر کے ساتھ غیر مساوی سلوک کیا گیا اور دفتری فرنیچر جیسی بنیادی سہولیات سے انکار کیا گیا، جو مسلم ہم منصبوں کو آسانی سے فراہم کی جاتی تھیں۔ ایک اور واقعہ میں امتحانات کا ایک اسسٹنٹ کنٹرولر شامل تھا، جسے عملے کے ارکان نے ایک اعلیٰ انتظامی عہدے پر فائز غیر مسلم ہونے کی وجہ سے کھلے عام مذاق اڑایا تھا۔ رپورٹ میں قبائلی طلباء اور فیکلٹی کو درپیش ہراساں کیے جانے کے الزامات کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ اس زہریلے ماحول نے مبینہ طور پر بہت سے قبائلی طلباء کو یونیورسٹی چھوڑنے پر مجبور کیا۔ مذہب کی تبدیلی کے لیے زبردستی کرنے کے الزامات بھی سامنے آئے ہیں۔ ایک مثال میں، ایک پروفیسر نے مبینہ طور پر طالب علموں کو بتایا کہ ان کی ڈگریاں مکمل کرنا اسلام قبول کرنے پر منحصر ہے، اس کی تبدیلی کے بعد ذاتی فوائد کا حوالہ دیتے ہوئے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کا باضابطہ جواب جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں الزامات کو حل کیا گیا ہے، جس میں شمولیت کو فروغ دینے کے عزم کا اظہار کیا گیا ہے اور کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک کی مذمت کی گئی ہے۔

جموں و کشمیر 'وِکست بھارت' کے سفر میں کلیدی کردار ادا کرے گا: مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی (نمائندہ) مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس و ٹیکنالوجی، ارضیاتی علوم اور محکمہ جوہری توانائی، محکمہ خلاء، عملہ، عوامی شکایات اور پنشن اور وزیر اعظم کے دفتر میں وزیر مملکت ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے جموں و کشمیر کو 'وِکست بھارت' کے سفر کا ایک کلیدی کھلاڑی قرار دیا۔ وہ آج سری نگر۔ جموں و کشمیر کے آئی سی سی میں سی ایس آئی آر ہیلتھ کیئر تھیم کانکلیو کے افتتاحی اجلاس کے دوران اظہارِ خیال کر رہے تھے۔ وزیر موصوف نے بھارت کے اختراعی مستقبل کی ایک شاندار تصویر پیش کی، جس میں بایوٹیکنالوجی، خلائی ٹیکنالوجی، اور نوجوانوں کی قیادت میں اسٹارٹ اپس کی تبدیلی کی صلاحیت پر زور دیا گیا ہے۔ انہوں نے جموں و کشمیر کو بے استعمال وسائل کو ایک انمول خزانہ قرار دیا۔ اسٹارٹ اپس، ڈاکٹروں، سائنس دانوں، موجدوں، اور نوجوان کاروباری افراد پر مشتمل حاضرین کی ایک بڑی تعداد سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اعلان کیا کہ بھارت کا اسٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام ہماری کاروباری روح کا ثبوت ہے، جواب دنیا میں تیسرے نمبر پر ہے اور 1.6 لاکھ سے زیادہ کاروباری منصوبوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ دس سال پہلے محض 350 اسٹارٹ اپس سے، ہم نے غیر معمولی ترقی کی ہے اور ہم جدت طرازی کے مرکز بن چکے ہیں۔ ڈاکٹر سنگھ نے بھارت کے خلائی شعبے میں عوامی-نجی شراکت داری کے ذریعے حاصل ہونے والی غیر معمولی پیش رفت کو بھی اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ تین سال پہلے، ہمارے پاس خلائی شعبے میں محض یک عددی اشتراک تھے، لیکن آج 300 سے زیادہ عالمی معیار کے شراکت داروں نے اسرو کے ساتھ ہاتھ ملایا ہے اور ہماری پہلی نسل کے خلائی اسٹارٹ اپس اب مشہور کاروباری اور علمی رہنما بن چکے ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے ان کامیابیوں کا سہرا وزیر اعظم نریندر مودی کی بصیرت افروز پالیسیوں کو دیا۔ انہوں نے کہا کہ اسٹارٹ اپ انڈیا کا آغاز محض ایک نعرہ نہیں تھا بلکہ یہ ایک ایسی چنگاری تھی جس نے پورے ملک میں ایک تحریک کو جنم دیا۔ وزیر موصوف نے بایوٹیکنالوجی میں غیر معمولی پیش رفت کا بھی ذکر کیا، جسے انہوں نے عالمی معیشت کا مستقبل قرار دیا۔ انہوں نے بھارت کی سائنسی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے والے انقلابی کارناموں کی نشاندہی کی، جس میں بھارت کی پہلی ڈی این اے ویکسین اور سروائیکل کینسر کے لیے ایچ پی وی ویکسین شامل ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ 2014 میں بھارت کی بایو اکانومی کی مالیت محض 10 ارب ڈالر تھی، جو آج 130 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے اور ہم اسے 2030 تک 300 ارب ڈالر تک پہنچانے کے راستے پر ہیں۔ ڈاکٹر سنگھ نے جموں و کشمیر کے اس تبدیلی میں کردار کے بارے میں بھی پر جوش گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ خطہ ایک بایو اکانومی مرکز بننے کے لیے تیار ہے، جو اپنے منفرد قدرتی وسائل کے ذریعے اگلے صنعتی انقلاب کو آگے بڑھائے گا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے نوجوان موجدوں سے جذباتی اپیل کی کہ وہ ”2047 کے بھارت کے معمار“ بنیں۔ انہوں نے سماجی شعور کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے تجویز دی کہ والدین اپنے بچوں کے ساتھ ایسے کانکلیوز میں شرکت کریں تاکہ نسلوں کے درمیان علمی خلا کو ختم کیا جا سکے۔ علاقے کی مثالیں دیتے ہوئے، انہوں نے لیوینڈر کی کاشت کی کامیابی کی کہانی کو علاقے کی صلاحیت کا ثبوت قرار دیا۔ انہوں نے سامعین سے سوال کیا کہ جب ایک نوجوان کاروباری 15,000 روپے فی شیشی لیوینڈر آئل کما سکتا ہے، تو ہمارے نوجوان سرکاری ملازمتوں کے لیے قطار میں کیوں کھڑے ہوں؟ اس سوال کے ذریعے انہوں نے روایتی کیریئر کے راستوں پر دوبارہ غور کرنے کی ترغیب دی۔ وزیر نے اپنی تقریر کا اختتام کانکلیو کے مقاصد کو 2047 کے بھارت کی وسیع تر امنگوں کے ساتھ جوڑتے ہوئے کیا۔ انہوں نے پائیدار ترقی اور جدت طرازی میں ہمالیائی ریاستوں، بشمول جموں و کشمیر، کے اہم کردار پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ جب ملک کے دیگر حصوں میں وسائل کم ہو رہے ہیں، تو اس خطے کی بے چھوئی صلاحیت بھارت کی ترقی کی کہانی کی قیادت کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس تبدیلی کو مضبوط حکومتی پالیسیوں اور قوم کے نوجوانوں کے غیر متزلزل عزم سے تقویت مل رہی ہے۔ یہ دو روزہ کانکلیو صحت کی دیکھ بھال میں ترقی، بایوٹیکنالوجی اور پائیدار ترقی کی حکمت عملیوں پر تبادلہ؟ خیال کے لیے ماہرین اور متعلقین کو ایک جگہ جمع کرتا ہے۔ اس میں خاص طور پر نوجوان اسٹارٹ اپس کی جانب سے جدید اختراعات کی نمائشیں بھی شامل ہیں۔ یہ ایونٹ، مزید شراکت داریوں اور خطے میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے پُرامید ہے اور اس کے کردار کو سائنس اور ٹیکنالوجی میں بھارت کے جدت طرازی کے سفر کے لیے ایک لانچ پیڈ کے طور پر مضبوط کرتا ہے۔

اے ایم یو میں وافی پروگرام کے تحت قیدیوں کی بہبود پر دو روزہ ورکشاپ منعقد

علی گڑھ (نمائندہ) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے شعبہ سوشیالوجی نے ویلفیئر ایکشنز فار دی انکارسریٹیڈ (وافی) پروگرام کے تحت دو روزہ ورکشاپ منعقد کی۔ عظیم پریم جی فاؤنڈیشن کے تعاون سے یہ تقریب فیکلٹی آف سوشل سائنسز کے کانفرنس ہال میں ہوئی۔ ورکشاپ نے قیدیوں کو درپیش چیلنجوں پر روشنی ڈالی اور قیدیوں کی فلاح و بہبود اور بازآبادکاری کو فروغ دینے میں تعلیمی اداروں اور سول سوسائٹی کے اہم کردار پر زور دیا۔ سماجی انصاف کے تئیں حساس رہنماؤں کی اگلی نسل تیار کرنے پر بھی خاص زور دیا گیا۔ ورکشاپ کا آغاز وافی کی پروگرام ڈائریکٹر پروفیسر شیریں صادق کے خطاب سے ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ وافی کی ابتدا 2017 میں ہوئی تھی جسے طلبہ کے لیے انٹرن شپ کے مواقع فراہم کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔ پریاس کے ڈائریکٹر پروفیسر وجے راگھون، سینٹر فار کریمنالوجی اینڈ جسٹس، ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز، ممبئی نے کلیدی خطبہ پیش کیا۔ انہوں نے قیدیوں کی بازآبادکاری میں پریاس کی کوششوں کا ذکر کیا اور پیشہ ور افراد کی کمی کا سامنا کرنے والی جیلوں کے نظام کے چیلنجوں پر روشنی ڈالی۔ اے ایم یو میں فیکلٹی آف سوشل سائنسز کے ڈین پروفیسر ایم شافع قدوائی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے سماجی اقدار کے ساتھ ہم آہنگ نظام انصاف کی ضرورت پر زور دیا۔ ورکشاپ کے دوسرے دن آنگن ٹرسٹ کی ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر سمیتا دھرمامر نے ”ننھے قدم“ کے بارے میں بتایا جو کہ قیدیوں کے بچوں کے لئے ایک ڈے کیئر پہل ہے۔ آئی پروبونو کی یمینہ رضوی اور شروتیکا پانڈے نے انصاف کی تھیوریز پر گفتگو کرتے ہوئے معذور اور نابالغ قیدیوں کی جدوجہد پر روشنی ڈالی۔ ”سکنڈ چانس“ پروجیکٹ، دہلی کے سربراہ تابش بلال نے اپنے پرزنٹیشن میں کیس اسٹڈی کے ساتھ ہی قیدیوں کی مشکلات کو اجاگر کرنے والی ایک ویڈیو پیش کی۔ آخر میں وافی کی جانب سے قیدیوں کی فلاح و بہبود اور ایڈووکیسی کے لئے تجدید عہد کیا گیا۔

عالمی یوم ٹیکہ کاری اور یوم ذیابیطس کے موقع پر کوئز مقابلہ کا اہتمام

علی گڑھ (نمائندہ) عالمی یوم ٹیکہ کاری (10 نومبر) اور عالمی یوم ذیابیطس (14 نومبر) کی مناسبت سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج و اسپتال (جے این ایم سی ایچ) نے ایک بین شعبہ جاتی کوئز مقابلہ ’میڈی کوئز 2024‘ کے عنوان سے منعقد کیا۔ کمیونٹی میڈیسن شعبہ کی سربراہ پروفیسر عظمیٰ ارم نے پروگرام کی قیادت کی۔ کوئز کے ابتدائی راؤنڈ میں مختلف شعبہ جات کی 17 ٹیموں نے حصہ لیا، جن میں سے پانچ ٹیمیں فائنل راؤنڈ میں پہنچیں۔ اس کوئز کو جونیئر ریزیڈنٹس کے درمیان میڈیسن اور صحت عامہ کے سلسلہ میں معلومات کو بڑھانے کے لئے ترتیب دیا گیا تھا۔ شعبہ امراض چشم کی ڈاکٹر ادیبہ اور ڈاکٹر سنگیتا نے کوئز میں اول انعام جیتا جب کہ شعبہ پیتھالوجی کے ڈاکٹر شبھم اور ڈاکٹر سمیندر نے دوم انعام حاصل کیا۔ پروفیسر سائرہ مہناز اور پروفیسر عظمیٰ ارم کی نگرانی میں آرگنائزنگ کمیٹی کے اراکین پروفیسر ڈاکٹر محمد یاسر زبیر، ڈاکٹر کارتیکا پی، ڈاکٹر محمد بلال، ڈاکٹر امیر ایوب، ڈاکٹر آنچل نیگی، اور ڈاکٹر چندر مولی مترا نے پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ مائیکرو بایولوجی شعبہ کی چیئر پرسن پروفیسر نازش فاطمہ، ڈاکٹر علی جعفر عابدی، شعبہ کمیونٹی میڈیسن؛ اور ڈاکٹر محمد سلمان شاہ، شعبہ کمیونٹی میڈیسن، فائنل راؤنڈ کے جج تھے۔ فاتحین کو ڈاکٹر تبسم نواب اور پروفیسر نازش فاطمہ نے ٹرافیاں پیش کیں۔ اپنے اختتامی کلمات میں پروفیسر عظمیٰ ارم نے ججز، اساتذہ، ریزیڈنٹس اور غیر تدریسی عملے کے تعاون کو سراہا۔

شہر کی معزز شخصیات ضلع مجسٹریٹ سے ملاقات کر انچارج اردو زبان سیل کی کریں گے شکایت: محمد رفیع

اردو کے فروغ کے لئے سیمینار سے بہتر ہے کہ اساتذہ کو دی جائے طریقہ تدریس کی تربیت: تاج العارفین

مظفر پور (نمائندہ) 23 نومبر 2024 بروز سنیچر کو ضلع اردو زبان سیل مظفر پور فروغ اردو سیمینار، مشاعرہ و عمل گاہ کا انعقاد کرنے جارہا ہے۔ لیکن اردو زبان سیل مظفر پور کے افسر انچارج وسیم الرحمٰن انصاری بہت ہی تنگ نظر شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کی صلاحیت ہے کہ وہ غیر ادبی و اردو مخالف گروہ کے مشورہ پر چلتے ہیں۔ دور دور تک اردو زبان کے فروغ سے ان کا کوئی سروکار نہیں ہے۔ یہ باتیں قومی اساتذہ تنظیم بہار کے ریاستی کنوینر و آزاد صحافی محمد رفیع نے کہی ہے۔ جناب رفیع نے مزید کہا کہ اس پروگرام کا انعقاد اردو کے فروغ کے مقصد کے تحت ہوتا ہے، پروگرام میں ضلع کے تمام اردو اساتذہ کی شرکت یقینی بنائی جاتی ہے لیکن اساتذہ کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی ہے اور نہ ہی اس سیمینار سے اردو اساتذہ کو کچھ حاصل ہوتا ہے جس کا فائدہ وہ اسکول کے طلبہ و طالبات کو پہنچا سکیں، یعنی یہ سیمینار پوری طرح سے لاحاصل ہے۔ جناب رفیع نے بتایا کہ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے مظفر پور ضلع مجسٹریٹ جناب سبرت کمار سین کو مکتوب ارسال کر یہ مانگ کی ہے کہ بچوں کا تعلیمی نقصان نہ ہو، اس کے حقوق کی حفاظت کے لئے اور آر ٹی ای 2009 کے تحت طلبہ و طالبات کو معیاری تعلیم مہیا کرانے کے لئے خواہ مخواہ اردو اساتذہ کو سیمینار میں سامعین کی شکل میں لازمی طور پر شرکت کو مجبور نہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی جناب رفیع نے انچارج افسر وسیم الرحمٰن انصاری پر تنگ نظری کا الزام لگایا ہے کہ وہ اردو کے سچے خادم اور محبان اردو سے کوئی رائے نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت اردو کے فروغ کے لئے رقم دیتی ہے لیکن اس کا بے جا استعمال غلط ہے۔ جناب وسیم الرحمٰن انصاری اردو سیل کے فنڈ کا سیاسی مقصد کے تحت استعمال کر رہے ہیں جسے روکنا ضروری ہے۔ جناب رفیع نے یہ بھی بتایا کہ بہت جلد شہر کی معزز شخصیات کا ایک وفد ضلع مجسٹریٹ مظفر پور جناب سبرت کمار سین سے ملاقات کر وسیم الرحمٰن انصاری کی شکایت کریں گے کہ کیسے وہ بامقصد سیمینار کو بے مقصد بنانے پر تلے ہیں اور کس طرح وہ اردو زبان سیل مظفر پور اور اس کے فنڈ کا سیاسی استعمال کر رہے ہیں۔ وہیں قومی اساتذہ تنظیم بہار کے ریاستی صدر جناب تاج العارفین نے کہا کہ پرائمری سطح پر اردو زبان کے تعلیمی نظام کا مضبوط ہونا زیادہ ضروری ہے۔ جس کے لئے پرائمری اساتذہ کی حوصلہ افزائی وان کو درپیش مسائل کا حل ہونا چاہئے۔ فروغ اردو سیمینار، مشاعرہ و عمل گاہ میں اردو اساتذہ وان کے رہنماؤں کو موقع دیا جانا چاہئے تاکہ اسکولوں میں اساتذہ، طلبہ و طالبات کو درپیش مسائل سے وہ واقف کرائیں اور اردو سیل کے ذریعہ اس کے حل کی کوشش ہو؟ اساتذہ کو اردو زبان میں طریق؟ تدریس کی ٹریننگ ملنی چاہئے۔ اس سلسلے میں اردو زبان سیل مظفر پور کوشش کرے۔ موجودہ پروگرام کا کچھ حاصل نہیں ہے اوپر سے بچوں کا تعلیمی نقصان زیادہ ہے۔ میرے سمجھ سے ایسے پروگرام سے بہتر ہے کہ وہ اساتذہ کی ٹریننگ اور ورکشاپ کا اہتمام کرے جو زیادہ کارآمد ثابت ہوگا۔

’قرآن ہفتہ‘ کے مقابلوں کے فاتحین کو انعامات تقسیم کئے گئے

علی گڑھ (نمائندہ) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے خلیق احمد نظامی مرکز علوم القرآن کی دیرینہ روایت کے مطابق امسال بھی ۴ تا ۹ نومبر ’قرآن ہفتہ‘ کے دوران مقابلہ جاتی تقریبات منعقد ہوئیں جن میں مضمون نویسی، خطاطی، قرأت، اور تقریر کے مقابلوں میں یونیورسٹی سے ملحق اسکولوں کے علاوہ بڑی تعداد میں علی گڑھ کے دیگر اسکولوں، مدارس، اور مسلم یونیورسٹی کے تین سو سے زیادہ طلبہ و طالبات نے شریک ہوکر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ ان مقابلوں کے فاتحین کو ایک پروقار تقریب میں انعامات و اسناد سے نوازا گیا۔ مضمون نویسی کے مقابلے کا موضوع تھا: ”قرآن کی وہ آیت جس سے میں متاثر ہوا“، جب کہ تقریری مقابلے کا عنوان تھا: ”قرآن بطور رہنما“۔ خطاطی کے مقابلے میں شرکاء نے عید کارڈ بنائے، جب کہ قرأت کے مقابلہ میں طلبہ و طالبات نے فن تجوید پر اپنے عبور کا مظاہرہ کیا۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

آج ریاست میں ہوگی 288 اسمبلی حلقوں میں ووٹنگ

منصفانہ اور شفاف رائے دہی کے لیے الیکشن کمیشن کی تمام تیاریاں مکمل حساس پولنگ بوتھوں پر حفاظتی انتظامات سخت

ممبئی 19/ نومبر (عزیز اعجاز) ریاست میں اسمبلی کے عام انتخابات کے لیے 288/ حلقوں میں 4/ ہزار 140/ امیدوار میدان میں ہیں۔ جبکہ ان میں 2/ ہزار 86/ آزاد امیدوار ہیں۔ جن میں 3/ ہزار 771/ مرد، اور 363/ خواتین اور دیگر 2/ امیدوار تھرڈ جنریشن سے ہیں۔ اس چناؤ کے ساتھ ہی کل 20/ نومبر کو ایک لوک سبھا حلقہ ناندیڑ میں بھی ضمنی انتخابات ہوں گے۔ چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر نے بتایا کہ ریاست کے تمام 288/ اسمبلی حلقوں میں ایک ہی مرحلے میں ووٹنگ کل (آج) صبح 7/ بجے سے شام 6/ بجے تک ہوگی۔ جبکہ ووٹنگ کے لیے 2/ لاکھ 21/ ہزار 60/ بیلٹ یونٹ استعمال کیے جائیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ الیکشن کمیشن کے ذریعے ریاست بھر میں 1/ لاکھ 427/ پولنگ اسٹیشن بنائے گئے ہیں۔ اور ان پولنگ اسٹیشنوں کو پوری طرح سے منظم کیا گیا ہے تاکہ ووٹر آسانی سے ووٹ ڈال سکیں۔ پونہ ضلع میں سب سے زیادہ 8/ ہزار 462/ پولنگ اسٹیشن ہیں۔۔ اس کے بعد ممبئی کے مضافاتی علاقوں میں 7/ ہزار 579/ پولنگ اسٹیشن ہیں، تھانے میں 6/ ہزار 955/ ناسک میں 4/ ہزار 922/ اور ناگپور میں 4/ ہزار 631/ پولنگ اسٹیشن ہیں۔ اس طرح 1/ لاکھ 427/ پولنگ اسٹیشن میں دیگر حساس پولنگ اسٹیشنوں کی گھیرا بندی کردی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آج صبح 12/ بجے تک ریاست بھر سے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی 8/ ہزار 668/ شکایات موصول ہوئی ہیں جبکہ الگ الگ شہروں اور علاقوں میں کی گئی چھاپہ مار کاروائی کے دوران اب تک 660/ کروڑ 16/ لاکھ کی نقدی رقم ضبط کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہری ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزیوں کی شکایت C-Vigil ایپ کے ذریعے درج کرا سکتے ہیں۔ یہ ایپ کسی بھی ایپ اسٹور سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے۔ شکایت درج ہونے کے بعد متعلقہ ٹیم کی طرف سے تحقیقات کے بعد مناسب کارروائی کی جاتی ہے۔ چوکلنگم منترالیہ پریس روم میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر ایڈیشنل چیف الیکٹورل آفیسر ڈاکٹر کرن کلکرنی، ایڈیشنل چیف الیکٹورل آفیسر پی پردیپ بھی موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ 288/ اسمبلی حلقوں میں تقریباً 9/ کروڑ 70/ لاکھ 25/ ہزار 119/ ووٹرز کل اپنی حق رائے دہی کا استعمال کریں گے۔ اس میں 5/ کروڑ 22/ ہزار 739/ مرد، 4/ کروڑ 69/ لاکھ 96/ ہزار 279/ خواتین ووٹرز جبکہ 6/ ہزار 101/ تھرڈ جنریشن کے ووٹرز ہیں۔ جبکہ ووٹنگ کے بعد 23/ نومبر بروز اتوار کو صبح آٹھ بجے سے ووٹوں کی گنتی شروع ہوگی اور شام 6/ بجے تک تمام حلقوں کے نتائج کا اعلان کر دیا جائے گا۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے بتایا کہ تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ چناؤ کمیشن کے مطابق بی جے پی نے ریاست میں حکمراں مہاوتی اتحاد سے 149/ امیدواروں کو میدان میں اتارا ہے، جب کہ اس کی اتحادی شیوسینا (شندے) نے 81/ امیدوار میدان میں ہیں جبکہ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی قیادت والی این سی پی کے 59/ امیدوار ہیں۔ اسی طرح کانگریس نے 101/ امیدواروں کو میدان میں اتارا ہے۔ ادھو ٹھاکرے کی قیادت والی شیوسینا (یو بی ٹی) نے 95/ امیدوار کھڑے کیے ہیں اور شرد پوار کی این سی پی نے 86/ امیدوار کھڑے کیے ہیں۔ بعض حلقوں میں اتحادیوں کے درمیان دوستانہ انتخابی مقابلہ ہے چھوٹی علاقائی سیاسی جماعتوں میں بہوجن سماج پارٹی نے 237/ امیدوار کھڑے کیے ہیں۔ جبکہ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے 17/ امیدوار اور سماج وادی پارٹی کے 9/ امیدوار میدان میں ہیں۔

بیڑ ضلع میں پھر سے "مراٹھا-او بی سی تنازع"

بیڑ اسمبلی حلقہ میں سندیپ، یوگیش، جگتاپ میں مقابلہ

بیڑ، (تعمیر نیوز): مراٹھا اور دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) کے درمیان تنازع اسمبلی انتخابات کے آخری مرحلے میں آج پولنگ کے دن تک انتخابی مہم کے ساتھ شدت اختیار کر گیا۔ پچھلے لوک سبھا انتخابات میں مراٹھا اور او بی سی کے درمیان تنازع پیدا ہوا تھا۔ انتخابات کے بعد کئی جھگڑوں اور ایک دوسرے کے بائیکاٹ کے واقعات پیش آئے۔ کچھ مواقع پر پولیس کو مراٹھا اور او بی سی کے درمیان جھگڑے روکنے کے لیے مداخلت کرنی پڑی۔ اسمبلی انتخابات میں بھی مراٹھا اور او بی سی کے درمیان خلیج مزید بڑھتی جا رہی ہے۔ اب مراٹھا اور او بی سی امیدوار ایک دوسرے کے خلاف ماجلگاؤں، گیورائی، آشٹی اور بیڑ میں میدان میں ہیں۔ کیج نشست

درج فہرست ذاتوں (ایس سی) کے لیے مخصوص ہے۔ جبکہ پارلی واجیناتھ میں این سی پی-اے پی کے امیدوار اور وزیر زراعت دھننجے منڈے اور این سی پی-ایس پی کے امیدوار راجے صاحب دیشمکھ انتخابی میدان میں ہیں۔ منڈے او بی سی امیدوار ہیں جبکہ دیشمکھ مراٹھا امیدوار ہیں۔ بیڑ اسمبلی حلقہ میں مراٹھا امیدوار انیل جاگتاپ اور جیوتی میٹے آزاد امیدوار کے طور پر میدان میں ہیں جبکہ کندلک کھندے مہاراشٹر سوراجیہ پارٹی کے ٹکٹ پر مقابلہ کر رہے ہیں۔ وہیں او بی سی امیدوار سندیپ شرساگر (شرد پوار) اور ڈاکٹر یوگیش شرساگر این سی پی (اجیت پوار) کے ٹکٹ پر انتخاب لڑ رہے ہیں۔ گیورائی میں این سی پی-اے پی کے امیدوار وجے سنگھ پندت، شیوسینا (یو بی ٹی) کے امیدوار بادام راؤ پندت اور بی جے پی کے باغی امیدوار اور آزاد امیدوار موجودہ بی جے پی ایم ایل اے ایڈووکیٹ لکشمن پاور مراٹھا برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہیں او بی سی امیدوار پرینکا کھیدکر اور مایوری کھیدکر بھی میدان میں ہیں۔ ماجلگاؤں اسمبلی حلقہ میں این سی پی-اے پی کے امیدوار پرکاش سولنکے، این سی پی-ایس پی کے امیدوار موہن جاگتاپ اور آزاد امیدوار رمیش آداسکر انتخابی میدان میں ہیں، یہ تینوں مراٹھا ہیں جبکہ مادھو نرل اور بابری منڈے او بی سی امیدوار کے طور پر میدان میں ہیں۔ آشٹی میں بی جے پی کے امیدوار سریش دھاس، این سی پی-اے پی کے امیدوار اور موجودہ ایم ایل اے بالا صاحب اجبے اور آزاد امیدوار اور سابق بی جے پی ایم ایل اے بھیم راؤ دھونڈے میدان میں ہیں۔ دھاس اور اجبے مراٹھا ہیں جبکہ دھونڈے او بی سی ہیں۔ آشتی سے این سی پی-ایس پی کے امیدوار محبوب شیخ اقلیتی کمیونٹی کے امیدوار ہیں۔ کیج مخصوص نشست ہے جہاں بی جے پی امیدوار موجودہ ایم ایل اے نمیتا منڈاڈا ہیں جبکہ این سی پی-ایس پی کے امیدوار سابق ایم ایل اے پرتھوی راج ساٹھے ہیں۔ کل 6 اسمبلی حلقوں میں 139 امیدوار میدان میں ہیں، جن میں سے 81 آزاد امیدوار ہیں۔

بیڑ میں 98 ہزار خواتین کو لاڈکی بہن کا فائدہ ہوا'

وہ یوگیش کی بڑی کامیابی ہے: ساریکا شرساگر

بیڑ ۱۹ رنومبر (پریس ریلیز): بیڑ اسمبلی حلقہ میں وزیر اعلیٰ کی میری پیاری بہن اسکیم کے تحت 98 ہزار خواتین کو فائدہ پہنچا ہے۔ یہ پیاری بہنیں ڈاکٹر یوگیش شرساگر کی بھرپور حمایت کر رہی ہیں۔ ان بہنوں کے زبردست ردعمل کو دیکھتے ہوئے، مہایوتی (گرینڈ الائنس) کے امیدوار ڈاکٹر یوگیش شرساگر بھاری اکثریت سے کامیاب ہوں گے، ڈاکٹر ساریکا شرساگر نے یہ اظہار خیال کیا ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ مرحوم رہنما کیشر کاکو کی سماجی اور سیاسی میراث کو سابق وزیر جے دت شرساگر اور سابق میئر ڈاکٹر بھارت بھوشن شرساگر نے بہترین انداز میں آگے بڑھایا ہے۔ ڈاکٹر یوگیش شرساگر شرساگر خاندان کے کام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ صرف ایک سال میں، بغیر کسی بڑے عہدے کے، ڈاکٹر یوگیش شرساگر نے وہ کامیابی حاصل کی جو اپوزیشن پانچ سالوں میں بھی حاصل نہ کر سکی۔ انہوں نے چند مہینوں میں ایم ایل اے فنڈ کے برابر فنڈز حاصل کر لیے۔ ان کی قیادت میں خود روزگار، مسلسل صحت کی خدمات، کھیلوں کے مقابلے، ثقافتی اور سماجی سرگرمیاں، خواتین، نوجوانوں اور کسانوں کے لیے اسکیموں کو نچلی سطح تک پہنچایا گیا۔ انہوں نے کبھی بھی ذات پات یا مذہب جیسے مسائل پر توجہ نہیں دی بلکہ 24 گھنٹے عوام کے درمیان رہتے ہوئے ترقی کی بنیاد پر ووٹ مانگے۔ بیڑ اسمبلی حلقہ میں وزیر اعلیٰ کی میری پیاری بہن اسکیم کے تحت 98 ہزار خواتین کو فائدہ پہنچا ہے، اور اس فائدے کو ہر خاتون تک پہنچانے کے لیے ڈاکٹر یوگیش شرساگر اور مہایوتی کے اتحادی جماعتوں، جیسے این سی پی، بی جے پی، شیوسینا اور آر پی آئی کے عہدیداروں نے سخت محنت کی ہے۔ ان پیاری بہنوں کے زبردست ردعمل کو دیکھتے ہوئے، بیڑ اسمبلی حلقہ سے ڈاکٹر یوگیش شرساگر بھاری اکثریت سے کامیاب ہوں گے۔ یہ بہنیں انہیں قانون ساز اسمبلی میں بھیجیں گی، ڈاکٹر ساریکا شرساگر نے پُراعتماد انداز میں کہا۔ اسی دوران، ڈاکٹر ساریکا شرساگر نے بیڑ کے ووٹروں سے اپیل کی کہ وہ ڈاکٹر یوگیش شرساگر کو ووٹ دیں اور حلقے کو ترقی کی راہ پر لانے کا موقع فراہم کریں۔

بیڑ میں توتاری کے خلاف پھر مکروہ تشہیر' سندیپ شرساگر کی طرف سے پولیس میں شکایت درج

بیڑ (نامہ نگار) پارلیمنٹ الیکشن کے موقع پر بھی اپوزیشن کی جانب سے بجرنگ سونونے کے نام کے آگے ٹرمپ نقلی توتاری کے تصویر لگا کر ہینڈ بل تقسیم کئے گے تھے اس بار بھی سندیپ شرساگر کے تصویر کے ساتھ اردو میں اپوزیشن نے ہینڈ بل تقسیم کر کے ٹرمپ کو نشانی بتایا ہے جبکہ سندیپ شرساگر کی نشانی توتاری بجاتا ہوا آدمی ہے اس شرپسندی پر سندیپ شرساگر کی جانب سے پولیس میں شکایت درج کرائی گئی ہے۔

منی پور میں حالات پھر خراب، ۱۳ ر وزیروں کے گھر پھونک دیئے گئے

منی پور میں ایک بار پھر آگ لگ گئی ہے جس کی وجہ سے ریاست کی صورتحال تشویش ناک ہوگئی ہے۔ اس دوران مشتعل ہجوم کے ذریعہ ۱۳ ر وزیروں اور ایم ایل ایز کے گھر پھونک دیئے گئے ہیں۔ خیال رہے کہ گزشتہ ہفتے جیری بام ضلع میں ۶ رافراد کی لاشیں دریا میں تیرتی ہوئی ملی تھیں۔ اس کے بعد علاقے میں تشدد کی چنگاری بھڑک اٹھی۔ اتوار کی رات دیر گئے مشتعل ہجوم نے ایم ایل ایز اور وزیروں کے گھروں کو جلانا شروع کر دیا تھا۔ اس دوران سیاسی جماعتوں کے دفاتر کو بھی جلا دیا گیا۔ حالات پر قابو پانے کیلئے وزیر اعلیٰ بیرن سنگھ نے اراکین اسمبلی سے ملاقات کی اور ریاستی مسائل پر گفتگو کی۔ منی پور کی وجہ سے دہلی میں بھی دن بھر ہلچل رہی۔ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے تشدد کے بڑھتے ہوئے واقعات کے پیش نظر پیر کو اعلیٰ سطحی سیکوریٹی حکام کے ساتھ میٹنگ کی اور منی پور کی سیکوریٹی صورتحال کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر افسران اور ریاستی اداروں سے انہوں نے کہا کہ وہ ریاست میں امن برقرار رکھنے کیلئے اقدامات کریں۔ مرکز میں سیکوریٹی مشینری سے وابستہ ذرائع نے بتایا کہ وزیر داخلہ نے اتوار کے بعد پیر کو بھی ایک طویل میٹنگ کی جس میں سینئر سیکوریٹی حکام کے ساتھ صورتحال کا تفصیل سے جائزہ لیا۔

بیڑ ضلع میں 6,000 پولیس اہلکاروں کی تعیناتی

قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی

بیڑ، 18 نومبر (نمائندہ): ضلع میں چھ اسمبلی حلقوں کے ضمنی انتخابات کے لیے 20 تاریخ کو ہونے والی پولنگ کے عمل کی تیاریاں مکمل کی جا رہی ہیں۔ مجموعی طور پر 146,2 پولنگ بوتھ قائم کیے جائیں گے۔ ہر بوتھ پر سخت پولیس سیکورٹی فراہم کی جائے گی، یہ بات پولیس سپرنٹنڈنٹ اویناش بارالے نے ایک پریس کانفرنس میں کہی۔ پولنگ کے دن امن وامان برقرار رکھنے کی ذمہ داری 000,6 پولیس اہلکاروں اور ہوم گارڈز پر ہوگی جو ضلع میں تعینات کیے گئے ہیں۔ اس دوران قواعد کی کسی بھی خلاف ورزی پر سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ بارالے نے مزید کہا کہ ضلع پولیس یہ یقینی بنانے کے لیے تیار ہے کہ پولنگ کا عمل بغیر کسی رکاوٹ کے پرامن طریقے سے مکمل ہو۔ پولنگ کے دن سے قبل، پولیس نے 146,1 افراد کے خلاف احتیاطی اقدامات کیے ہیں اور سی آر پی سی (CrPC) کے تحت 163,1 مقدمات درج کیے ہیں۔ اس کے علاوہ، امن وامان برقرار رکھنے کے لیے ہتھیار اور دھماکہ خیز مواد ضبط کیے گئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق، 98.1 کروڑ روپے مالیت کی غیر قانونی شراب اور 97.45 لاکھ روپے مالیت کی منشیات بھی ضبط کی گئی ہیں۔ مزید برآں، 25 مقامات پر آپریشن کے دوران کل 25.1 کروڑ روپے نقدی بھی برآمد کی گئی ہے۔ ان اقدامات کے پیش نظر پولیس سپرنٹنڈنٹ، بارالے نے تمام ووٹروں پر زور دیا کہ وہ قواعد کی پابندی کریں اور پرامن انتخابات کو یقینی بنانے میں تعاون کریں۔

بلاخوف وخطر اپنے ووٹ کا لازمی استعمال کریں

آپ کا سب سے بڑا جمہوری ہتھیار وطاقت صرف ووٹ * آپ کا ووٹ آپ کی آواز، آواز کو تقویت بخشئے

بیڑ: جلسے جلوس، ریلیاں، زندہ باد مردہ باد کے نعروں، دلفریب وعدوں اور جھاگ اڑاتی تقریروں کا سلسلہ بند ہوا۔ اب سب کچھ ووٹر کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے اور اسے خود سوچنے کا وقت دے دیا گیا ہے کہ وہ شور شرابے کے بغیر خود فیصلہ کرے کہ مہاراشٹر ریاست کا اقتدار کے سونپتا ہے۔ آپ غور وفکر اور سوجھ بوجھ کا مظاہرہ کریں نیز کسی سے بھی مرغوب ومتاثر ہوئے بغیر اپنی مرضی سے ووٹ دیں، تاہم ووٹ ضرور بہ ضرور دیں۔ آپ کا ووٹ آپ کی آواز ہے۔ اس آواز کو ضرور اٹھائیں۔ آپ کا ووٹ ہی ملک کے مستقبل کو طے کرے گا۔ عوام میں حق رائے دہی کے استعمال کے تئیں بیداری لانے کیلئے حکومت اور الیکشن کمیشن نے بھی کافی اقدامات کئے ہیں اور عوام کو اس کے جمہوری حقوق سے آگاہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ سرکاری دفاتر میں تعطیل کا اعلان کیا گیا ہے ساتھ ہی تھی کمپنیوں سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے دفاتر میں تعطیل کا اعلان کریں تاکہ ملک کا ہر شہری اپنے حق رائے دہندگی کا استعمال کر سکے۔ یہ سب کچھ اسلئے ضروری ہے کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ شہری علاقوں میں ووٹنگ کا فیصد دیہی علاقوں سے کم ہوتا ہے۔ یہ بھی حیرت انگیز حقیقت ہی ہے جبکہ شہروں میں پولنگ بوتھ لوگوں کی رہائش سے بہت دور نہیں ہوتے ہیں اور شہروں میں ذرائع نقل وحمل بھی میسر ہوتے ہیں اس میں بھی کوئی دشواری نہیں ہے۔ اس کا موازنہ اگر ہم دیہاتی علاقوں سے کریں تو وہاں لوگ کئی کلومیٹر پیدل چل کر ووٹ دینے پہنچتے ہیں۔ مسلم علاقوں کا حال تو اور بھی خستہ ہے جبکہ مسلمانوں پر ووٹ دینے کی دوہری ذمہ داری ہے۔ مسلمانوں کی تعلیمی، سماجی، معاشی اور سیاسی کیفیت دیگر تمام کمیونٹی سے کہیں زیادہ شکستہ حالی کا شکار ہے۔ اس تناظر میں مسلمانوں پر دیگر تمام کمیونٹی سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ووٹ دیں اور جمہوری طریقہ سے اپنی آواز اٹھائیں لیکن افسوس کہ اپنے جمہوری حق کے استعمال کے معاملے میں مسلم علاقوں میں ہی سب سے زیادہ غفلت ولاپروائی اور عدم بیداری کا مظاہرہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ ووٹ آپ کے ہاتھ میں سب سے بڑا جمہوری ہتھیار ہے، آپ کی جمہوری طاقت ہے۔ حکومتوں کی تشکیل میں مسلم ووٹ ہی فیصلہ کن ہوتا ہے۔ مسلم ووٹ کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ مسلم ووٹ جس کی طرف ہو جائے اس کی قسمت میں اقتدار کا دبستان کھل جاتا ہے۔ آپ کا ایک ایک ووٹ قیمتی ہے اور ملت کا اثاثہ ہے۔ خدارا اپنی اس طاقت کو پہچانیں اور اپنا ووٹ دے کر ملت کی اس جمہوری طاقت کو زیادہ سے زیادہ قوت فراہم کریں۔ آپ اور ہمیں ووٹ ہی ایک صف میں لاکر کھڑا کرتا ہے۔ جہاں امیری اور غریبی کا فرق مٹ جاتا ہے۔ کیا بوڑھا؟ کیا جوان؟ سبھی کو ایک صف میں لاکر کھڑا کر دیتا ہے۔ خوشی خوشی دل سے، پولنگ بوتھ تک پہنچئے اور اپنے ووٹ کا استعمال لازم سمجھ کر کیجئے۔

بی جے پی جنرل سکریٹری ونود تاوڑے پر پیسے بانٹنے کا الزام، الیکشن کمیشن نے درج کرائی ایف آئی آر

مہاراشٹر میں اسمبلی انتخاب کے لیے 20 نومبر کو ووٹنگ ہونی ہے۔ اس سے عین قبل ریاست میں سیاسی ہلچل بہت بڑھ چکی ہے۔ پال گھر میں ویرار کے پاس ایک ہوٹل میں بی جے پی اور بہوجن وکاس اگھاڑی کے کارکنان میں تصادم ہو گیا ہے۔ اس واقعہ کی ویڈیو سامنے آئی ہے، جس میں ہنگامہ ہوتا ہوا دیکھا جا سکتا ہے۔ بی جے پی کے جنرل سکریٹری ونود تاوڑے پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ پیسے بانٹ رہے تھے، جس وجہ سے یہ ہنگامہ ہوا۔ اس معاملے میں ہنگامہ بڑھنے کے بعد الیکشن کمیشن نے ونود تاوڑے کے خلاف ایف آئی آر درج کرا دی ہے۔ بی وی اے کے صدر ہیتیندر ٹھاکر نے دعویٰ کیا ہے کہ بی جے پی لیڈر کے پاس ایک ڈائری ملی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ نالاسوپارا سیٹ سے بی وی اے نے موجودہ ایم ایل اے چھیتج ٹھاکر کو انتخابی میدان میں اتارا ہے، جبکہ بی جے پی نے راجن نائک کو یہاں سے ٹکٹ دیا ہے۔ نالاسوپارا کے ایم ایل اے چھیتج ٹھاکر نے الزام لگایا ہے کہ بی جے پی لیڈر ونود تاوڑے 5 کروڑ روپے نقد لے کر آئے تھے۔ یہ رقم نالاسوپارا سے بی جے پی امیدوار راجن نائک کو دیا جانا تھا۔ چھیتج ٹھاکر نے دعویٰ کیا کہ ونود تاوڑے کے پاس موجود ڈائری سے 15 کروڑ روپے کی لین دین کی تصدیق ہوتی ہے۔ ذرائع سے ملی جانکاری کے مطابق، اس دوران تاوڑے کی گاڑی کی بھی جانچ کی گئی۔ ان کے والد ہیتیندر ٹھاکر کا کہنا ہے کہ ونود تاوڑے نے انہیں کئی بار فون کیا اور معافی بھی مانگی ہے۔ جب یہ ہنگامہ شروع ہوا تو بی وی اے کارکنان نے ہوٹل کو پوری طرح سے گھیر لیا۔ پولیس تاوڑے کو ہوٹل سے باہر نکالنے کی کوشش کرتی ہوئی دکھائی دی، اور ساتھ ہی پولیس نے ہوٹل کی تفتیش بھی شروع کر دی۔ پولیس یہ پتہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ چھیتج ٹھاکر کے الزامات میں کتنی سچائی ہے۔ احتیاطاً پولیس نے پورے ہوٹل کو سیل کر دیا ہے۔ واضح ہو کہ بی وی اے ایک علاقائی پارٹی ہے اور اس کے ابھی 3 اراکین اسمبلی ہیں۔

شہریان بیڑ کے لئے خوش آئند خبر یہ ہے کہ بیڑ میں ریلوے ٹریک کے کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ اب بہت جلد شہریان بیڑ بھی ٹرین کے سفر سے لطف اندوز ہو سکے گے۔ ممبر آف پارلیمنٹ نے ریلوے ٹریک کے کام میں تیزی لانے کی گذارش کی ہے۔

مہاراشٹر میں انتخابی تشدد پر سنجے راؤت کی تشویش، نظم ونسق کو ناکام قرار دیا

ممبئی: شیوسینا یو بی ٹی کے رکن پارلیمان سنجے راؤت نے مہاراشٹر میں این سی پی-ایس پی کے رہنما اور سابق وزیر داخلہ انیل دیشمکھ پر حملے کو نظم ونسق کی ناکامی قرار دیا ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر کی صورتحال اتنی بدتر کبھی نہیں رہی۔ انتخابی عمل کے دوران اس قسم کے تشدد کی مثال پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ انیل دیشمکھ، جو سات بار کے رکن اسمبلی اور وزیر رہ چکے ہیں، پر حملہ نہایت قابل مذمت ہے۔ حملے میں ان کا سر پھٹ گیا، جس پر راؤت نے سوال کیا کہ اس کے ذمہ دار کون ہیں؟ راؤت نے ریاست کے وزیر داخلہ دیویندر فڑنویس کو اس واقعے کی ذمہ داری لینے کا کہا۔ انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے ردعمل کو ایک سیاسی چال قرار دیا اور کہا کہ بی جے پی میں 'اسٹنٹ بازی' ہوتی ہے لیکن مہاراشٹر میں ایسا نہیں۔

ہندوستان کا پہلا 'آن لائن کورٹ' کیرالہ میں تیار، 20 نومبر سے 24 گھنٹے ہوگی سماعت!

کورٹ بلڈنگ میں عام عدالتوں میں ہونے والی کوئی بھی سرگرمی نہیں ہوگی، نہ تو معاملہ داخل کرنے والے کو اور نہ ہی وکیلوں کو جسمانی طور پر عدالت میں پیش ہونے کی ضرورت ہوگی، ہر عمل آن لائن ہوگا۔ جدید دور میں ہندوستان نے ایک بڑی پیش رفت کرتے ہوئے 'آن لائن کورٹ' کا راستہ تو پہلے ہی ہموار کر لیا تھا، اب ہندوستان کا پہلا 24 گھنٹے چلنے والا آن لائن کورٹ کیرالہ کے کولم میں پوری طرح تیار ہے۔ بدھ یعنی 20 نومبر سے اس عدالت میں معاملوں کی سماعت ہوگی۔ عدالت میں سیٹلمنٹ ایکٹ کے تحت چیک معاملوں کی بھی سماعت ہوگی۔ اس آن لائن کورٹ کی سب سے بڑی خاصیت یہی ہے کہ اس میں 24 گھنٹے سماعت ہوگی۔ اس آن لائن کورٹ میں ایک مجسٹریٹ اور تین ملازم ہوں گے۔ عدالت میں کیس کہیں سے بھی آن لائن داخل کیے جا سکتے ہیں۔ عدالت کی ویب سائٹ پر مقررہ فارم بھر کر کیس آن لائن داخل کرنا ہوگا۔ عدالت کے کام سے متعلق پیر کو کولم بار ایسوسی ایشن ہال میں وکیلوں اور کلرکوں کو ٹریننگ دی جائے گی۔ کورٹ بلڈنگ میں عام عدالتوں میں ہونے والی کوئی بھی سرگرمی نہیں ہوگی۔ نہ تو معاملہ داخل کرنے والے کو اور نہ ہی وکیلوں کو جسمانی طور پر عدالت میں پیش ہونے کی ضرورت ہوگی۔ مقدمات کی بحث، سماعت اور فیصلے سمیت پورا عمل آن لائن ہوگا۔ پولیس اسٹیشنوں کو آن لائن ہی خطوط بھیجے جائیں گے اور ملزمین وکیس کرنے والوں کو بھی عرضی آن لائن ہی داخل کرنی ہوگی۔ ایک میڈیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ آن لائن اپلوڈ کیے گئے دستاویزات کا استعمال کر کے ضمانت لی جا سکتی ہے۔ اس آن لائن کورٹ میں فیس کی ادائیگی ای-پیمنٹ کے ذریعہ کرنا ہوگا۔ یہاں معاملہ درج کرنے والوں اور وکیلوں کے لیے عدالتی کارروائی میں سیدھے حصہ لینے کے لیے ایک پروسیس (طریقہ کار) تیار کیا گیا ہے۔ یہ ڈیجیٹل کورٹ 20 نومبر سے کولم ضلع کی 4 عدالتوں میں اسی طرح کے معاملوں کی سماعت کرے گا۔ اس ڈیجیٹل کورٹ کے طریقہ کار کو دیکھ کر دیگر ضلعوں میں بھی ایسی عدالتیں شروع کرنے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ آن لائن کورٹ کا افتتاح رواں سال 17 اگست کو ہائی کورٹ آڈیٹوریم میں کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں وزیر اعلیٰ پینارائی وجین بھی شامل ہوئے تھے۔ اس پروگرام کا افتتاح کرتے ہوئے جسٹس بی آر گوئی نے کیرالہ کی پیش قدمی کی تعریف کی تھی۔ انھوں نے کہا تھا کہ سپریم کورٹ نے ملک میں کووڈ وبا کے دوران لاک ڈاؤن میں 48 گھنٹے کے اندر ہی آن لائن سماعت شروع کر دی تھی۔ اب اس تکنیک سے لاکھوں ہندوستانی شہریوں کو مدد ملے گی۔

Qazi Makhdoom Editor and Owner of Tamir-e-Siasat news paper print from r m printers nBarshi road beed.and published from office Nagar Parishad complex Bashir gunj beed 431122, Maharashtra.Phone 9270574444,.8999387277Email, tameerurdu@gmail.com,hinditameer@gmail.com.All legal matters will be in the court of beed court and jurisdiction.